Rigistered with the registrar of News Papers for India at No.R. N.
Regd. No. P/GDp-3
Phone No. 35

شمارہ نمبر ۱۱

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ
بدر
قادیان

THE WEEKLY BADR QADIAN

مَیں اخلاقی و اعتقادی اور ایمانی کمزوریوں کی اصلاح کیلئے دُنیا میں بھیجا گیا ہوں

کلماتِ طیّبات سیّدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیّہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"مَیں بکمال ادب و انکسار حضرات علماء مسلمانان و علماء عیسائیان و پنڈتان ہندوان و آریان کو یہ اشتہار بھیجتا ہوں اور اطلاع دیتا ہوں کہ مَیں اخلاقی و اعتقادی و ایمانی کمزوریوں اور غلطیوں کی اصلاح کے لئے دُنیا میں بھیجا گیا ہوں اور میرا قدم حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے قدم پر ہے۔ انہی معنوں سے مَیں مسیح موعود کہلاتا ہوں کیونکہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ محض فوق العادت نشانوں اور پاک تعلیم کے ذریعہ سے سچائی کو دُنیا میں پھیلاؤں۔ مَیں اس بات کا مخالف ہوں کہ دین کے لئے تلوار اُٹھائی جائے۔ اور مذہب کے لئے خدا کے بندوں کے خون کئے جائیں۔ اور مَیں مامور ہوں کہ جہاں تک مجھ سے ہو سکے ان تمام غلطیوں کو مسلمانوں میں سے دُور کر دوں اور پاک اخلاق اور بُردباری اور حلم اور انصاف اور راستبازی کی راہوں کی طرف اُن کو بلاؤں۔ مَیں تمام مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں اور آریوں پر یہ بات ظاہر کرتا ہوں کہ دُنیا میں کوئی میرا دشمن نہیں ہے۔ مَیں بنی نوع سے ایسی محبت کرتا ہوں کہ جیسے والدہ مہربان اپنے بچّوں سے بلکہ اس سے بڑھ کر۔ مَیں صرف اُن باطل عقائد کا دشمن ہوں جن سے سچائی کا خون ہوتا ہے۔ انسان کی ہمدردی میرا فرض ہے۔ اور جھوٹ اور شرک اور ظلم اور ہر ایک بدعملی اور ناانصافی اور بد اخلاقی سے بیزاری میرا اصُول۔

میری ہمدردی کے جوش کا اصل محرک یہ ہے کہ مَیں نے ایک سونے کی کان نکالی ہے اور مجھے جواہرات کے معدن پر اطلاع ہوئی ہے اور مجھے خوش قسمتی سے ایک چمکتا ہُوا اور بے بہا ہیرا اُس کان سے ملا ہے اور اس کی اس قدر قیمت ہے کہ اگر مَیں اپنے ان تمام بنی نوع بھائیوں میں وہ قیمت تقسیم کروں تو سب کے سب اس شخص سے زیادہ دولتمند ہو جائیں گے جس کے پاس آج دُنیا میں سب سے بڑھ کر سونا اور چاندی ہے۔ وہ ہیرا کیا ہے؟ **سچّا خُدا**۔ اور اُس کو حاصل کرنا یہ ہے کہ اُس کو پہچاننا۔ اور سچّا ایمان اُس پر لانا اور سچّی محبت کے ساتھ اُس سے تعلق پیدا کرنا اور سچّی برکات اس سے پانا۔ پس اِس قدر دولت پا کر سخت ظلم ہے کہ مَیں بنی نوع کو اس سے محروم رکھوں اور وہ بھُوکے مریں اور مَیں عیش کروں۔ یہ مجھ سے ہرگز نہیں ہوگا۔ میرا دل ان کے فقر و فاقہ کو دیکھ کر کباب ہو جاتا ہے۔ اُن کی تاریکی اور تنگ گزرانی پر میری جان گھٹی جاتی ہے۔ مَیں چاہتا ہوں کہ آسمانی مال سے اُن کے گھر بھر جائیں اور سچائی اور یقین کے جواہر اُن کو اتنے ملیں کہ اُن کے دامنِ استعداد پُر ہو جائیں"۔

(اربعین نمبر ۱ صفحہ ۱ و ۲)

ادارۂ تحریر
ایڈیٹر: خورشید احمد انور
نائب: جاوید اقبال اختر

سلسلہ عالیہ احمدیّہ کے دائمی مرکز قادیان کا تبلیغی، تعلیمی اور تربیتی ترجمان۔!!

ملک صلاح الدین ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ مالک: صدر انجمن احمدیہ قادیان

اداریہ

"وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا!"

(المسیح الموعودؑ)

دینِ اسلام کی طرح دیگر مذاہب میں بھی اِس بات کی گواہی پائی جاتی ہے کہ ایک مخصوص زمانہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک مصلح اور شہزادہ امن مبعوث ہوگا۔ گو یہ سب خبریں اور گواہیاں سب مذاہب نے اپنے اپنے انداز میں دی ہیں لیکن ان سبھی کے مطالعہ سے یہ بات روزِ روشن کی طرح آشکارا ہو جاتی ہے کہ مبعوث ہونے والا شخص ایک ہی ہوگا لیکن مختلف مذاہب کی رُو سے اس کے نام الگ الگ ہوں گے۔ اگر مسلمانوں کے لئے وہ امام مہدی بن کر آئے گا تو عیسائی اپنی زبان میں اُسے عیسیٰ مسیح کے نام سے پکاریں گے۔ اگر ہندوؤں کے لئے وہ کرشن جی مہاراج ہوں گے تو سکھ قوم کے لئے وہ پرگنے بٹالہ کے گُورو کی حیثیت رکھتے ہیں۔ کیونکہ سب مذاہب کی کُتب آنے والے کے لئے زمانہ ایک ہی بتاتی ہیں۔ پس دینِ اسلام کی رُو سے اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کے لئے امام مہدی کا ظہور اُس وقت ہونا مقدر تھا کہ جب انسان مذہب سے دُور چلا جائے گا لوگ رُوحانی اقدار کو چھوڑ کر گناہ اور معاصی میں مبتلا ہو جائیں گے۔ اور اسلام صرف نام کا رہ جائے گا۔ گویا بالفاظِ دیگر ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ (خشکی اور تری میں فساد برپا ہوگیا) کا دَور دَورہ ہوگا۔ پس ایسے نازک وقت میں اللہ تعالیٰ کا فضل نازل ہوگا اس کی رحمتِ غیور جوش مارے گی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ ثانیہ اور اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کے لئے کسی کو مبعوث کیا جائے گا جس کا ذکر قرآن کریم بایں الفاظ فرماتا ہے:-

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ (سورۃ الجمعہ آیت ۳-۴)

(ترجمہ): وہی خدا ہے جس نے ایک اَن پڑھ قوم کی طرف اُسی میں سے ایک شخص کو رسول بنا کر مبعوث فرمایا جو (باوجود اَن پڑھ ہونے کے) اُن کو خدا تعالیٰ کے احکامات سُناتا اور اُن کو پاک کرتا ہے۔ اور اُن کو کتاب اور حکمت سکھاتا ہے گو وہ اس سے پہلے بڑی بھُول میں تھے۔ اِن کے سوا ایک دُوسری قوم میں بھی وہ اُس کو بھیجے گا جو ابھی تک اُن سے ملی نہیں۔ اور وہ غالب اور حکمت والا ہے۔

اِن آیات میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے جہاں سرورِ دو جہاں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بعثتوں کا ذکر فرمایا ہے وہاں ساتھ ہی یہ اشارہ بھی فرمایا ہے کہ جس طرح بعثتِ اُولیٰ میں آپ کی قوتِ قدسیہ کے طفیل دُنیا میں ایک انقلابِ عظیم بپا ہُوا تھا بعینہٖ آپؐ کی بعثتِ ثانیہ اور اسلام کی نشأۃِ ثانیہ میں ویسی ہی رُوحانی قدریں ظاہر ہوں گی۔ اور بنی نوعِ انسان کو ایک پلیٹ فارم پر لا کھڑا کر دینے کے سامان کئے جائیں گے۔

پس عین وقت پر اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کو مسیح موعود و مہدی معہود بنا کر مبعوث فرمایا تا اسلام کی آبیاری ہو اور آپ کے ذریعہ کسرِ صلیب۔ اخلاقی، اعتقادی اور ایمانی کمزوریوں کی اصلاح ہو۔ اور يُحْيِي الدِّينَ وَيُقِيمُ الشَّرِيعَةَ کی غرض پوری ہو۔ جن دنوں آپ نے یہ بابرکت مشن شروع کیا اُس وقت مسیحی پادریوں کا طوطی بولتا تھا۔ اور کسی کو اُن کے سامنے دَم مارنے کی طاقت نہ تھی۔ اور مسلمان علماء پادریوں کی زبردست یلغار کی تاب نہ پاتے تھے۔ سرسید احمد صاحب (بانی علیگڑھ مُسلم یونیورسٹی) جیسے جیّد عالم بھی اِن پادریوں اور علومِ جدیدہ کے فضلاء کے اعتراضات کا مسکت جواب دینے کی بجائے معذرت خواہانہ پالیسی اپنا رہے تھے۔ اور اسلام کی بہت سی اُصُولی باتوں کی ایسی تاویلیں کرنے لگ گئے تھے کہ جن کو تسلیم کرنے سے اسلام کی اصل تصویر ہی ختم ہو جاتی ہے۔ مولانا ابوالحسن ندوی صاحب نے فرمایا:— "اِس وقت مسلمانوں پر عام طور پر یاس و نا اُمیدی اور حالات و ماحول سے شکستہ خوردگی کا غلبہ تھا۔" (قادیانیت ص۱۷) —— اسلام اور بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بے شمار دل آزار کتابیں شائع کی گئیں۔ اور اسلام کی درخشندہ و تابندہ تعلیمات پر ایسے ایسے اعتراضات کئے گئے جن کی نظیر تاریخ اسلام میں اس سے پہلے کبھی نہیں ملتی۔ اور اسلام کی روشن اور تابناک تعلیم جہالت کے دھندلکوں میں یہاں تک گُم ہوئی کہ مُخبرِ صادق صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی پوری ہوگئی کہ—" لوگوں پر ضرور ایک ایسا زمانہ آئے گا جب اسلام کا صرف نام باقی رہ جائے گا، قرآن صرف رسمی طور پر پڑھا جائے گا اور کوئی شخص اس پر عمل کرنے والا نہیں ہوگا۔ مسجدیں بظاہر آباد نظر آئیں گی مگر نُورِ ہدایت سے خالی ہوں گی۔ اُس وقت کے علماء آسمان تلے زمین کی سب سے بدترین مخلوق ہوں گے۔ تمام فتنے انہی میں سے اُٹھیں گے اور ان فتنوں کا وبال بھی انہیں پر اُلٹ پڑے گا۔" (کنز العمال جلد ۶) —— ایسے نازک دَور میں ہر دردمند مُسلمان کا دِل اللہ تعالیٰ کے حضور کسی موعود مصلح اور مسیح آخر الزمان کی آمد کے لئے اِن الفاظ میں التجا کر رہا تھا کہ:— "خدارا ایسی بے بسی اور نازک حالت میں اپنے نام لیواؤں پر رحم کرتے ہوئے امام آخر الزمان کو جلد بھیجئے تاکہ ضعیف الایمان اُمت کے ایمان اور ایقان میں پھر بالیدگی کی رُوح پیدا ہو۔" (خونِ حزین)

چنانچہ مامورِ ربانی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اہلِ اسلام کے ان جذبات کا احساس کر کے خدا تعالیٰ سے خبر پا کر یہ اعلان فرمایا کہ:—

"مجھے خدا تعالیٰ نے اِس چودھویں صدی کے سر پر اپنی طرف سے مامور کر کے دینِ متین اسلام کی تجدید اور تائید کے لئے بھیجا ہے۔ تاکہ میں اِس پُر آشوب زمانہ میں قرآن کی خوبیاں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمتیں ظاہر کروں۔ اور ان تمام دُشمنوں کو جو اسلام پر حملے کر رہے ہیں اِن نوروں اور برکات اور خوارق اور علم لدنیّہ کی مدد سے جواب دُوں جو مجھے عطا کئے گئے ہیں۔" (برکات الدعا ص۶۳)

"اے مسلمانو! اگر تم سچے دِل سے حضرت خداوند تعالیٰ اور اُس کے مقدس رسُول علیہ السلام پر ایمان رکھتے ہو تو یقیناً سمجھو کہ نُصرت کا وقت آگیا ہے۔ اور یہ کاروبار انسان کی طرف سے نہیں اور نہ کسی انسانی منصوبے نے اس کی بنیاد ڈالی ہے۔ بلکہ یہ وہی صُبحِ صادق ظہور پذیر ہوگئی ہے جس کی پاک نوشتوں میں پہلے سے خبر دی گئی تھی۔ خدا تعالیٰ نے بڑی ضرورت کے وقت تمہیں یاد کیا۔ قریب تھا کہ تم کسی مُہلک گڑھے میں گر جاتے۔ مگر اُس کے باشفقت ہاتھ نے جلدی سے تمہیں اُٹھا لیا۔ سو شکر کرو اور خوشی سے اُچھلو جو آج تمہاری تازگی کا دِن آگیا۔" (رُوحانی خزائن جلد ۳ ص۱۰۴)

اِس پُر شوکت اعلان کے ساتھ ساتھ آپ نے مذہب اسلام پر ہونے والے اندرونی اور بیرونی حملوں کا دفاع کیا۔ اور اسلام پر ہونے والے اعتراضات کے دندان شکن جواب دیئے جن سے مخالفینِ اسلام مبہوت ہو کر رہ گئے۔ مسلمانوں کی اخلاقی۔ اعتقادی اور ایمانی کمزوریوں کی اصلاح فرمائی۔ اسلام، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی صداقت و حقانیت کے دلائل پر مشتمل ایک عظیم الشان تصنیف براہینِ احمدیہ کے نام سے رقم فرمائی۔ عقیدۂ تثلیث کے رد میں ناقابلِ تردید دلائل و شواہد مہیا فرمائے اس کے بعد سے احمدیت کا قافلہ اپنی منزل کی طرف کشاں کشاں رواں ہے۔ پس ۲۳؍ مارچ کا دن اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کا یومِ تاسیس ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہم سب کو حضرت امام مہدی علیہ السلام کی بعثت کے عظیم مقصد کو پیشِ نظر رکھنے اور اس سلسلہ میں عائد ہونے والی ذمہ داریوں سے عُہدہ برآ ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

جاوید اقبال اختر

ہفت روزہ بدر قادیان

مسیح موعودؑ نمبر

بابت

۱۱؍ جمادی الثانی ۱۴۰۴ھ

(مطابق)

۱۵؍ امان ۱۳۶۳ ہش

۱۵؍ مارچ ۱۹۸۴ء

جلد ۳۳	شمارہ ۱۱

شرح چندہ

سالانہ ———— ۳۰ روپے
ششماہی ———— ۱۵ روپے
ممالکِ غیر بذریعہ بحری ڈاک ——— ۸۰ روپے
فی پرچہ ———— ۷۰ پیسے
اشاعتِ خصوصی ————

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۱؍ امان (مارچ)۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں آج ہی ربوہ سے قادیان تشریف لانے والے افریقن طلباء کی زبانی ملنے والی مورخہ ۸۴/۳/۹ کی تازہ اطلاع مظہر ہے کہ "حضور پُر نور بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔" الحمدللہ۔

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عُمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دُعائیں کرتے رہیں۔

قادیان۔ ۱۱؍ امان (مارچ)۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں الفضل مورخہ ۸۴/۳/۳ کے ذریعہ موصولہ تازہ اطلاع مظہر ہے کہ۔ "متلی اور ضُعف کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے۔"

احباب حضرت سیدہ ممدوحہ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے بھی دُعائیں جاری رکھیں۔

● محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع جملہ درویشانِ کرام بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

الحمدللہ

خطبہ جمعہ

ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زیر بار احسان ہیں

کہ

آپ نے انبیاء علیہم السلام کی عصمت کو نہایت روشن دلائل کے ساتھ آشکار فرمایا

یہ آپ ہی کا فیض ہے کہ ہمارے دل اس یقین سے بھر گئے کہ سارے ہی نبی پاک تھے اور سب سے بڑھ کر پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں

کیسی ہی قیامتیں ہمارے سروں پر سے گذر جائیں ہم آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے دارث آپ کے قدموں کو چھوڑ ہی نہیں سکتے

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ ۳ر احسان ۱۳۶۲ ہش مطابق ۳ر جون ۱۹۸۳ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات کی تلاوت فرمائی:-

وَاِذْ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً ۚ اِنِّيْٓ اَرٰىكَ وَقَوْمَكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ وَكَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرَاهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ۝ فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا ۚ قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ ۝ فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّيْنَ ۝ فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّيْ هٰذَآ اَكْبَرُ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۝ اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ وَحَآجَّهٗ قَوْمُهٗ ۗ قَالَ اَتُحَآجُّوْٓنِّيْ فِي اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنِ ۗ وَلَآ اَخَافُ مَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ رَبِّيْ شَيْئًا ۗ وَسِعَ رَبِّيْ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۗ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ۝ وَكَيْفَ اَخَافُ مَآ اَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا ۗ فَاَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ ۚ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝ وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ اِبْرَاهِيْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ ۗ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ۗ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ۝ (الانعام آیت ۷۵ تا ۸۴)

اور پھر فرمایا:-

قرآن کریم نے مختلف انبیاء کو

مختلف صفاتِ حسنہ سے متّصف

دکھایا ہے۔ اور وہ تمام صفاتِ حسنہ جو مختلف انبیاء میں نمایاں شان کے ساتھ نظر آتی ہیں۔ وہ تمام کی تمام بلکہ ان سے شان میں بہت بڑھ کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک وجود میں جمع ہو گئیں۔

قرآن کریم کا یہ اسلوبِ بیان اور طریقِ حکمت ہے جس کے ساتھ اس نے ان تمام خوبیوں کو جو انبیاء میں ورق ورق بکھری پڑی تھیں اُن کو مجموعی رنگ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات میں اکٹھا کر دیا ہے۔ اور سب انبیاء سے آپؐ کو ہر شان میں بڑھ کر دکھاتا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جو خوبیاں قرآن کریم نے نمایاں طور پر پیش کیں اُن میں ایک آپ کی سچائی تھی۔ فرمایا اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا (مریم) وہ بہت ہی سچ بولنے والا اور جھوٹ سے بہت متنفر انسان تھا۔ آپ کی دوسری خوبی توحید کے ساتھ عشق دکھائی گئی۔ یعنی ایسا کامل موحد، شرک سے ایسا بیزار کہ کبھی کسی صورت میں بھی جان، مال، عزت کی پرواہ نہ کی اور بے دھڑک ہر چیز خدا کی توحید کی خاطر داؤ پر لگا دی۔ نہ اپنوں سے خوف کھایا نہ غیروں سے، نہ ماں باپ کا احترام حائل ہوا۔ غرض توحید کے مقابل پر ہر دوسری قدر کو حقیر اور ذلیل سمجھا اور خالصۃً للہ ہو گئے۔ اور واقعۃً حقیقت پر قائم ہوتے ہوئے فرمایا وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ کہ دیکھو! میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔ میری طبیعت میں ہی شرک داخل نہیں ہے میں توحید کے ساتھ عشق کے ایسے بندھن میں باندھا گیا ہوں اور میرے خمیر میں

اللہ تعالےٰ کی توحید

"خدا کے نزدیک بڑا وہ ہے جو متقی ہے!"
(تقریر ۲۸ دسمبر ۱۸۹۷ء)
پیشکش: گلوب ربر مینوفیکچررز ۱۰/ راجندرا سرانی - کلکتہ ۷۰۰۰۰۷
فون: 27-0441
گرام: "GLOBEXPORT"

مجھ اس طرح رکھ دی گئی ہے اور میری گھٹی میں اللہ کی محبت پلادی گئی ہے کہ شرک سے کبھی کسی مقام پر اور کسی منزل میں بھی میرا کوئی علاقہ اور تعلق نہیں دیکھو گے۔ وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ۔ کسی حالت میں بھی مجھے شرک کرنے والوں میں سے نہیں پاؤ گے۔

علاوہ ازیں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تیسری خوبی یہ بیان فرمائی گئی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام حجت میں کمال رکھتے تھے۔ دلائل اور براہین میں آپ کو ایک غیر معمولی ملکہ عطا کیا گیا تھا۔ مقابل پر آپ ایسے براہین پیش کرتے تھے اور ایسے دلائل دیا کرتے تھے کہ فَبُہِتَ الَّذِیْ کَفَرَ۔ مدِمقابل حیران و ششدر رہ جاتا تھا۔ نُکِسُوْا عَلٰی رُءُوْسِہِمْ مخالف گویا سروں کے بل الٹ جایا کرتے تھے۔ لیکن بڑی بدقسمتی ہے کہ سرسری نگاہ سے ان آیات کا مطالعہ کرنے والے بعض لوگوں نے جب تفسیریں لکھیں تو ہر جگہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خوبی بیان کی گئی تھی وہیں اس کے برعکس نقص بیان کرنے شروع کر دیئے۔ جہاں سچائی کا کمال دکھایا گیا تھا وہاں جھوٹ نظر آگیا۔ جہاں توحید کی شان بتائی گئی تھی وہاں شرک دکھائی دیا۔ اور جہاں کمال درجہ کی حجت بتائی گئی تھی وہاں ایک ایسی لغو دلیل آپ کی طرف منسوب کر دی جو بالکل بےکار، بےمعنی اور بےحقیقت ہو۔ بسا اوقات یوں معلوم ہوتا ہے کہ گویا دشمنی کی آنکھ سے دیکھا گیا ہے۔ لیکن

امر واقعہ یہ ہے

کہ یہ بات نہیں۔ نادان کی دوستی بعض اوقات ہوشیار دشمن کی دشمنی سے زیادہ نقصان دہ ثابت ہوتی ہے۔ غفلت کی آنکھ سے دیکھا گیا ہے دشمنی کی آنکھ سے نہیں دیکھا گیا۔ لیکن نتیجہ وہ نکلا جو دشمن کو مطلوب تھا۔ اور اس طرح دشمن کے ہاتھ مضبوط کئے گئے۔ چنانچہ میں نے ایک مثال پچھلے خطبہ میں آپ کے سامنے رکھی تھی۔ اب میں دوسری مثال آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

گزشتہ خطبہ میں جن آیات کی میں نے تلاوت کی تھی اُن کی تفسیریں لکھتے وقت بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صدق پر بھی حملہ کیا گیا اور آپ کی حجت پر بھی حملہ کیا گیا یعنی قرآن کریم کی طرف سے جو خوبیاں بیان کی گئی تھیں اُن کو اُلٹا کر دیکھا گیا۔ اللہ تعالیٰ تو بڑے فخر سے اس واقعہ کو پیش فرما رہا ہے اور فرماتا ہے کہ دیکھو! کیسی شاندار حجت تھی ابراہیم کی۔ لیکن اس کے برعکس بتایا یہ جاتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بُت توڑنے کے بعد جھوٹ کے ذریعہ بچنے کی کوشش کی تھی۔ لیکن ایسا کمزور اور ایسا بودا سا جھوٹ تھا کہ فوراً پکڑا گیا۔ اور خدا فرماتا ہے دشمن نے مُنہ کی کھائی۔ اور بیان کرنے والے کہتے ہیں گویا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے (نعوذ باللہ) مُنہ کی کھائی۔ مُنہ کی تو وہ کھاتا ہے جس کا جھوٹ موقع پر پکڑا جائے۔ اور جو ذلیل ہو جائے اور پھر اپنے کئے کی سزا پانے کے لئے اُسے مقتل کی طرف گھسیٹا جائے۔ وہ شخص مُنہ کی کھاتا ہے یا وہ جو دھوکے میں نہیں آتا۔ تو گویا تفسیر نے سارے مضمون کو اُلٹا دیا۔ اللہ تعالےٰ تو یہ بیان فرما رہا تھا کہ میرا بندہ اتنا دلیر، اتنا قوی اور ایسے شاندار دلائل پیش کرتا ہے کہ دلائل کے رنگ میں اس نے ایک ایسی بات بیان کی کہ دشمن اپنی شکست تسلیم کرنے پر مجبور ہو گیا۔ اور دشمن جانتا تھا اس وقت بھی کہ ابراہیم محض اس کو ذلیل کرنے کی خاطر یہ طریق اختیار کر رہا ہے۔ بچنے کی خاطر نہیں۔ کیونکہ بچنے کی خاطر اگر طریقہ اختیار کرنا ہوتا تو پہلے خود اُن کو کیوں بتاتا۔ اس لئے جب وہ ذلیل و خوار ہوئے اور حجت باقی نہ رہی۔ تب وہ اوچھے ہتھکنڈوں پر اتر آئے اور ابراہیم کے مقابل پر تلوار اُٹھانے کی کوشش کی۔ اور آگ میں جلانے کی دھمکی دی۔

جو آیات میں نے آج تلاوت کی ہیں اُن میں توحید کا مضمون خصوصیت کے ساتھ بیان ہوا ہے۔ اور انہی آیات میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف بعض مفسرین نے شرک منسوب کیا ہے۔ آپ کا درجہ صداقت، آپ کی حق گوئی کا انداز دکھایا گیا ہے اور انہی آیات میں مفسرین کو وہ مقام مل گیا جہاں کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جھوٹ بولا۔ یعنی حق کی خاطر جھوٹ بولا۔ اللہ کی خاطر جھوٹ بولا۔

حیرت انگیز تضاد

ہے۔ حق اور جھوٹ کا کیا تعلق۔ روشنی اور اندھیرے کا کیا تعلق۔ خدا کی خاطر جھوٹ بولنا تو ایسا لغو فعل ہے جسے کوئی معمولی عقل کا انسان بھی نہیں کر سکتا۔ بجائیکہ اللہ بڑی شان کے ساتھ ایک کامل اور صادق نبی کو پیش کر رہا ہو۔ اور بیان یہ کر رہا ہو کہ دیکھو میرے بندے نے میری خاطر جھوٹ بولنے کی کوشش کی تھی مگر کامیاب نہیں ہوا۔ کیسا لغو خیال بن جاتا ہے۔

اِن آیات میں یہ بتایا گیا ہے اور اس کا آغاز دیکھئے کہ کس شان کے ساتھ کیا گیا ہے فرماتا ہے کہ ابراہیم تو شروع سے ہی میری خاطر لوگوں سے بحث کرنے والا تھا۔ بچپن سے ہی وہ میرا تھا اور اپنے چچا سے بحثیں کیا کرتا تھا کہ یہ کیا جھوٹے بت بنا کر تم اُن کے آگے بیٹھ رہے ہو۔ میں تمہیں بھی اور تمہاری قوم کو بھی کھلی کھلی گمراہی میں دیکھ رہا ہوں۔

پس یہ ہے مضمون کا آغاز جس میں

ایک کامل موحّد کی شان

بیان کرتے ہوئے پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے ابراہیم کو اسی حالت پر نہیں رہنے دیا۔ اس پر ہم نے عرفان کی بارش کی۔ اس کو آفاقی حکمتیں بھی سکھائیں۔ اور اندرونی حکمتیں بھی اس پر روشن کیں۔ فرمایا کہ اُس کی آفاقی حکمتوں کو پانے کا انداز یہ تھا کہ ابراہیم بسا اوقات اپنے رب کی ذات میں مگن ہو کر دشمن کے دلائل پر غور کیا کرتا تھا اور سوچا کرتا تھا کہ میں دشمن کو کس طرح شکست دوں۔ چنانچہ اسی کیفیت میں اس کی آسمان پر نظر گئی اور اُس نے ستاروں کو دیکھا۔ اور کہا اچھا یہ ہے میرا رب جو بیان کیا جاتا ہے، یعنی یہ جاہل قوم ہے۔ اُن کے بتوں کی تو ہمارے سامنے کوئی حیثیت نہیں۔ جب بتوں سے اوپر جائیں گے تو پھر ستاروں کو پیش کریں گے کہ یہ ہیں تمہارے رب۔ اور پھر جب اُس نے ستاروں کو ڈوبتے ہوئے دیکھا تو کہا دشمن کے خلاف کیسی اچھی دلیل ہاتھ آئی۔ اب میں اُن سے کہوں گا کہ اچھا! یہ میرا ربّ ہے۔ لو ڈوب گیا تمہارا رب۔ میرا تو یہ ربّ نہیں ہو سکتا جو خود ڈوب جانے والا ہو۔ پھر وہ اس سے بڑھ کر چاند کو میرے سامنے پیش کریں گے۔ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی SOLILOQUY یعنی اپنے دل سے باتیں کرنے کی کیفیت دکھائی گئی ہے۔ ان کا از خود باتیں کرنا اور فکر میں ڈوبنا اور خدا کی خاطر دلائل تلاش کرنا، آفاق سے دلائل حاصل کرنا جیسا کہ قرآن کریم خود بیان کر رہا ہے نُرِیْٓ اِبْرٰہِیْمَ مَلَکُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ہم نے اس کو زمینی حجتیں بھی دی تھیں، زمینی دلائل بھی اس پر روشن کئے تھے اور آسمانی

حجتیں بھی اُس کو عطا کی تھیں

اور آسمانی دلائل بھی اُس پر روشن کئے تھے۔ اور طریق کار یہ تھا کہ وہ خدا کی ذات میں گم ہو کر بیٹھا سوچا کرتا تھا۔

اور پھر چاند پر اس کی نظر پڑی۔ اور اس نے کہا کہ اچھا ستاروں کے بعد یہ چاند میرا رب بنایا جائے گا۔ گویا کہ یہ میرا رب ہے تو چاند کو بھی اس نے ڈوبتے دیکھا

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"
(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
پیشکش:۔ عبد الرحیم و عبد الرؤف مالکان حمید ساری مارٹ۔ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

جیسا کہ ہمیشہ سے دیکھا کرتا تھا اور کہا اچھی دلیل ہاتھ آئی۔ میں کہوں گا اچھا یہ بڑا ہے شاید یہ ہو میرا رب۔ لیکن دیکھو یہ بھی تو ڈوب گیا۔ اور میں ڈوبنے والوں سے محبت نہیں کرتا۔

اور پھر سورج کو اُس نے دیکھا اور کہا اس کے بعد دشمن کے پاس اور کوئی چیز پیش کرنے والی نہیں ہے۔ کائنات میں سب سے بڑی، سب سے طاقتور اور سب سے زیادہ مؤثر چیز جو دشمن کو دکھائی دیتی ہے وہ سورج ہے۔ تو میں اُن سے کہوں گا هٰذَا رَبِّيْ یہ ہے میرا رب هٰذَآ اَكْبَرُ یہ سب سے بڑا ہے۔ اس لئے اگر کوئی رب ہونے کا حق رکھتا ہے تو یہ ہے۔ مگر یہ رب تو روز ڈوبتا ہے اور ڈوبنے والا میرا رب کس طرح ہو سکتا ہے۔ اس لئے تمہیں یہ رب مبارک ہوں۔ مجھے یہ رب ہرگز کسی قیمت پر قبول نہیں ہیں۔ اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ یہ دلیل کامل ہوئی کہ میں تو اپنا چہرہ ہمیشہ اپنے رب ہی کی طرف وقف رکھوں گا۔ جس نے زمین و آسمان کو اور ان سب چیزوں کو پیدا کیا، حَنِيْفًا ہمیشہ اسی کی طرف جھکا رہوں گا۔ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اور مجھے تم کبھی کسی حالت میں بھی شرک کرنے والا نہیں پاؤ گے۔

یہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے توحید کامل کو جس شان سے پیش کیا ہے اس کو اُلٹاتے ہوئے بعض مفسرین نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا شرک انہی آیات سے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ ان کی عقل کی حالت حیرت انگیز ہے کہ جب شرک منسوب کیا تو فوراً دماغ میں خیال آیا کہ نعوذ باللہ من ذٰلک قرآن کریم ایسی لغو بات کیسے کر سکتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام روزانہ ستاروں کو دیکھتے تھے، چڑھتے ہوئے بھی اور ڈوبتے ہوئے بھی۔ چاند کو چڑھتا دیکھتے تھے اور ڈوبتا دیکھتے تھے۔ سورج ہر روز طلوع ہوتا تھا اور غروب ہو جایا کرتا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ یہ کیا بات کر رہا ہے کہ اچانک ایک دن ستاروں کو انہوں نے خدا بنا دیا۔ جو ہر روز ڈوب جایا کرتے تھے۔ کیا اس دن پہلی دفعہ انہوں نے ستاروں کو ڈوبتا ہوا دیکھا تھا۔ کیا پہلی مرتبہ علم ہوا تھا کہ چاند غروب ہو جایا کرتا ہے۔ اور سورج بھی ڈوب جاتا ہے۔ اس کا حل سنئے۔ اس کا حل مفسرین نے یہ نہیں نکالا کہ

لازماً یہ نتیجہ غلط ہے

اور یہی حل ہونا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کے نبی کی طرف کوئی لغو فعل یا لغو کلام منسوب نہیں ہو سکتا۔ اس لئے یہ نتیجہ غلط ہے۔ چنانچہ یہ نتیجہ نکالنے کی بجائے انہوں نے ایک کہانی بنائی جو ہمارے ملک کے بعض علاقوں میں رائج بچوں کی کتابوں میں انبیاء کی جو کہانیاں ہیں ان میں یہ کہانی درج ہے۔ بچوں کو اچھی طرح ذہن نشین کرانے کی خاطر کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام جو توحید کے علمبردار اور توحید کے علمبردار اور توحید کے شہزادہ تھے۔ دراصل وہ بھی نعوذ باللہ بڑے مشرک تھے۔ اور یہ توجیہہ پیش کی گئی ہے کہ دراصل حضرت ابراہیم علیہ السلام جن کے متعلق بچپن سے ہی اندازہ ہو گیا تھا کہ یہ نبی بننے والا ہے اور بچپن سے ہی خطرہ تھا کہ اس نے بڑے ہو کر ہمارے خداؤں کے خلاف اعلان کرنا ہے۔ لہٰذا اُن کے چچا نے اُن کو ایک اندھیری غار میں قید رکھا۔ اور جب تک بالغ نہیں ہوئے اُنہوں نے نہ سورج دیکھا نہ چاند اور نہ ستارے۔ کلیتہً اندھیرے میں پرورش پائی۔ جس دن غار سے پتھر ہٹا کر اُن کو باہر نکالا گیا رات کا وقت تھا پہلے ستاروں پر نظر پڑ گئی۔ رب کی تلاش میں بیٹھے ہوئے تھے، انتظار کر رہے تھے۔ کہا اچھا پھر یہی رب ہو گا۔ ایسی لغو اور بے ہودہ کہانی بچپن سے لوگوں کے دماغوں کو مسموم کرنے کے لئے پڑھائی جا رہی ہے۔ اور کوئی اس کی باز پُرس نہیں کر رہا۔

خدا تعالیٰ نے تو بات ہی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی توحید کے مسئلہ پر باپ کے ساتھ جھگڑے سے شروع کی تھی۔ یہ بتانے کی خاطر کہ تم دھوکے میں نہ پڑ جانا۔ یہ

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرزِ استدلال

تھی۔ یعنی دشمن کے کلام کو جھوٹا کرنے کے لئے استعمال کرنا۔ یہ استدلال کی ایک طرز ہُوا کرتی ہے۔ جس طرح قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ذُقْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ۔ ہاں چکھ اب اس سزا کو تُو تو عزیز بھی ہے اور کریم بھی ہے۔ تو کیا نعوذ باللہ من ذٰلک خدا تعالیٰ نے جھوٹ بولا کہ دشمن کو ذلیل و خوار بندہ کو جس کو جہنم میں ڈال رہا ہے ساتھ ہی یہ بھی فرما دیا کہ تُو عزیز ہے اور کریم ہے۔ بڑا غالب ہے اور بڑی عزت والا ہے۔ اگر وہاں سے جھوٹ کا نتیجہ نکلتا ہے تو یہاں سے بھی نکلنا چاہیئے۔ یہ ایک طرزِ کلام ہے۔ استدلال کا ایک انداز ہے کہ دشمن کی بات اُسی کے منہ سے بیان کی جاتی ہے۔ اور پھر اس کو غلط ثابت کر دیا جائے۔

پس یہاں بھی یہی مراد تھی۔ لیکن یہیں سے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ایک جھوٹ کا بہتان بھی باندھ دیا گیا۔ اور یہ کہا گیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اس گفتگو کے دوران جب اس نتیجہ پر پہنچے کہ میں ان لوگوں کو ذلیل کرنے کی خاطر اُن کے بُت توڑوں۔ تو انہوں نے ایک موقع پر جواب دیا، اِنِّيْ سَقِيْمٌ۔ کہ میں تو بیمار ہوں۔ اور دراصل یہ جھوٹ تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام بیمار کوئی نہیں تھے۔ ان کی نیت یہ تھی کہ یہ لوگ چلے جائیں تو پھر میں اُن کے بُتوں کو توڑ دوں۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق جو اِنِّيْ سَقِيْمٌ کا لفظ استعمال ہُوا ہے اس کو بہانہ بنا کر حضرت ابراہیم علیہ السلام پر جھوٹ کا بھی الزام لگا دیا گیا۔ حالانکہ واقعہ یہ ہے سقیم کا لفظ مختلف معانی میں محاورۃً استعمال ہوتا ہے۔ جس طرح مثلاً انگریزی میں کہتے ہیں I am sick of you میں تم سے بیمار ہو گیا ہوں۔ میں تھک گیا ہوں۔ میں بے زار ہوں۔ غرض کسی سے انتہائی بے زاری کے اظہار پر لفظ بیمار استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے دوسرے معنی یہ ہیں کہ تم نے تو مجھے بیمار کر دیا ہے تم ایسے لغو دلائل پیش کر رہے ہو اور ایسی بے عقلی کی باتیں کر رہے ہو کہ تم نے تو گویا اب مجھے بیمار کر دیا ہے مجھے لاچار کر کے رکھ دیا ہے۔ میرے اعصاب توڑ دیئے ہیں۔ یہ بھی ایک طرزِ بیان ہے۔

پس حضرت ابراہیم علیہ السلام جب محوِ گفتگو تھے اور دشمن نہایت ہی لغو اور بے معنی دلائل سامنے پیش کر رہا تھا اُس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا اِنِّيْ سَقِيْمٌ میں تو تمہاری باتوں سے بیمار ہُوا جاتا ہوں۔ یا تمہارے غم میں بیمار ہُوا جاتا ہوں۔ تم کیوں ہلاک ہو رہے ہو اور کیوں پاگلوں والی باتیں کرتے ہو۔ چنانچہ اس اظہار کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے جھوٹ کے طور پر پیش کیا گیا کہ گویا آپ یہ کہنا چاہتے تھے کہ میں بیمار ہو گیا ہوں۔ مجھے چھوڑ کر چلے جاؤ۔ چنانچہ اس پر وہ ابراہیم کو اپنے بُتوں کے پاس چھوڑ کر چلے گئے جو یہ کہتا تھا کہ میں بُتوں کو توڑ دوں گا۔ وہ لوگ بھی عجیب احمق تھے کہ دھوکے میں آ گئے۔ بحث تو یہ ہو رہی ہے کہ اچھا جب میرا داؤ لگے گا میں بُتوں کو توڑ دوں گا۔ اور اچانک کہتا ہے میں بیمار ہو گیا ہوں۔ اُن کا جواب تو یہ ہونا چاہیئے تھا کہ بیمار ہو گئے ہو تو گھر چل کے بیٹھو۔ یہاں بُت خانے میں کیا کر رہے ہو۔ لیکن مفسرین کہتے ہیں کہ نہیں، اُنہوں نے کہا اچھا اگر بیمار ہو گئے ہو تو پھر اسی بُت خانے میں لیٹ جاؤ۔ چنانچہ وہ چلے گئے تو انہوں نے پیچھے سے بُت توڑ دیئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عظیم احسانات میں سے ایک یہ احسان

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ
تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
پیشکردہ: کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس سٹاکسٹ جیون ڈریسیز۔ مدینہ میدان روڈ بھدرک ۷۵۶۱۰۰ اڑیسہ
پروپرائیٹر: شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر: 294

بھی ہے کہ آپؑ نے

تمام انبیاء کی عصمت کو دوبارہ ثابت کیا

اور وہ تمام الزامات جو کلامِ حکیم پر لگائے گئے تھے اور خدا کے مقدس انبیاء پر لگائے گئے تھے اُن کو یک قلم چاک فرما دیا۔ اور اپنے غلاموں کو ایسی سوچ عطا کی کہ جس کے نتیجہ میں کلامِ حکیم ایک نئی شان کے ساتھ ہم پر جلوہ گر ہُوا۔ اور انبیاء علیہم السلام کی قوّتِ قدسیہ ہم پر خوب اچھی طرح روشن ہوئی۔ اور ہم نے پہچان لیا کہ اللہ کے بندے جن کو خدا نبوّت کے لئے چُنا کرتا ہے وہ ہر قسم کے عیوب سے پاک ہوتے ہیں۔ اور ہر قسم کی خوبیاں اُن کو عطا کی جاتی ہیں۔ اُن کی مثالیں اُن کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کے لئے ہمیشہ پیش کی جاتی ہیں۔ اس لئے نہیں کہ اُن کی بُرائیاں گنوا کر ہمیشہ کے لئے اللہ تعالیٰ اُن کو دُنیا میں ذلیل و خوار کرے۔

ایسا اُلٹ مضمون جب پیش کیا جاتا تھا تو ہمیشہ دُشمن نے اس سے فائدہ اُٹھایا چنانچہ مستشرقین نے سب سے زیادہ اعتراضات کلامِ حکیم اور انبیاءؑ پر انہی مُفسّرین کے کندھوں پر بندوقیں رکھ کر چلاتے ہوئے کئے ہیں۔ ہر مستشرق کا اعتراض جب آپ اُٹھا کر دیکھتے ہیں آپ کا دِل خون ہو رہا ہوتا ہے۔ لیکن اس کے ہاتھ میں ہتھیار کیا ہیں، وہ یہی ہیں کہ آپ کے فلاں مُفسّر نے یہ لکھا ہے، آپ کے فلاں مفسّر نے یہ لکھا ہے۔ اور آپ کے فلاں مفسّر نے یہ لکھا ہے۔ اُن مفسّرین سے پوچھو جو قرآن کو سمجھتے تھے۔ جو قرآن کی زبان جانتے تھے۔ جو اُنہی لوگوں میں پیدا ہوئے۔ ہم تو اُن کے مُنہ کی باتیں کر رہے ہیں۔ اپنے مُنہ کی باتیں تو نہیں کر رہے اِس لئے لڑنا ہے تو اُن لوگوں سے لڑو۔

یہ ایک ایسا نیا سلسلہ چل پڑا تھا کہ قرآن کریم کی ہر خوبی میں دُشمن کو ایک نقص نظر آنے لگا۔ اور انبیاءؑ کی ہر پاکیزگی میں دُشمن کو ایک خرابی دکھائی دینے لگی اور کلامِ حکیم دُشمنوں کی نگاہ میں گویا کہ ایسی داستانوں کی کتاب بن گیا جس میں نعوذ باللہ خدا تعالیٰ کے پیاروں کی بدکاریاں اور اُن کے گناہ اور اُن کی گندگی کا اظہار کیا گیا تھا! اور قیامت تک اس کو محفوظ کر دیا گیا تھا۔ گویا یہ تعلیم دے رہا تھا کہ میرے پیارے تو ایسے ہوتے ہیں اور اُن سے ادنیٰ درجہ کے جو لوگ ہیں اُن کے لئے میں کیا کچھ نہ برداشت کر جاؤں گا۔ جس کو میں سچائی کے شہزادہ کے طور پر پیش کرتا ہوں۔ وہ تو یہ ابراہیم ہے نعوذ باللہ تین جھوٹ بولنے والا۔ جو عام لوگ ہیں جو دل ہی نہیں جو کسی اعلیٰ مقام پر فائز نہیں ہیں، وہ اگر تین ہزار جھوٹ بول جائیں تو میں کیوں معاف نہیں کروں گا۔ اس لئے اگر

سچّائی کا شہزادہ

تین جھوٹ بولنے والا ہے تو عام انسان تین ہزار چار ہزار جھوٹ بے شک بولے۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اگر میرا وہ بندہ جس کو توحید کے شہزادہ کے طور پر میں پیش کرتا ہوں۔ جس کی اظہارِ توحید کی شان مجھے بہت پسند آئی وہ ایسا تھا کہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر شرک میں مُبتلا ہو جایا کرتا تھا۔ تو اے بنی نوعِ انسان! تمہیں کیا فرق پڑتا ہے۔ اُس نے اگر ستاروں، چاند اور سُورج کو خدا بنا یا تھا تو تم زمین کے کیڑوں مکوڑوں کو اور درختوں اور جھاڑیوں کو خدا بنالو گے تو مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ پس تفسیروں کی رُو سے واقعۂ ابراہیم کی ایسی بھیانک شکل بنتی ہے جس پر مستشرقین کو اعتراضات کا بہانہ مل گیا۔

اور یہ کوئی استثنائی واقعہ نہیں ہے۔ ہر مقام پر بلا استثناء جہاں قرآن کریم میں کسی نبی کی کوئی خوبی بیان کی گئی وہیں بد قسمتی سے اُس نبی میں کیڑے ڈالنے کا عذر تلاش کر لیا گیا۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی مثال لیجئے۔ جیسے اللہ تعالیٰ احسن القصص کے طور پر پیش فرماتا ہے کہ دیکھو! میرا یوسف کیسا پاک تھا۔ کتنا عظیم الشان وجود تھا۔ عصمت کا شہزادہ تھا۔ اور جتنے بھی عصمت کے واقعات گذرے ہیں اُن میں سب سے پیارا واقعہ مجھے یہ پسند آیا ہے جسے میں احسن القصص کے طور پر تمہارے سامنے پیش کرتا ہوں۔ اور تفاسیر پڑھیں تو عصمت کے اِس شہزادہ پر وہ ظلم کئے گئے ہیں کہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس سے زیادہ مغلوب الشہوات انسان کوئی نہیں تھا۔ اور نعوذ باللہ من ذٰلک اسے فخر کے طور پر اللہ تعالیٰ پیش کر رہا ہے۔

پس ہم حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے احسان تلے دبے ہوئے ہیں اور آپ کے عشق کے دعوے کرتے ہیں اور آپؑ کی خاطر اپنی جانیں نچھاور کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور اس لئے تیار ہیں کہ آپؑ نے قرآن کو ہم پر روشن فرمایا۔ آپؑ نے انبیاء کی عصمت کو دوبارہ دلائل دے کر بیان فرمایا۔ دِل یقین سے بھر گئے کہ اللہ کے سارے نبی پاک تھے اور سب سے زیادہ پاک حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم تھے۔ اللہ کی طرف سے تمام کتابیں حکمت اور سچّائی پر مبنی تھیں۔ اور سب کتابوں سے بڑھ کر قرآن کریم تھا۔ جو سچّائی اور حکمت پر مبنی ہے۔ اور ہمیشہ رہے گا۔

اللہ تعالیٰ حضرت محمّد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم پر ہمیشہ رحمتیں نازل فرماتا رہے اور آپؐ کے اس غلامِ کامل پر بھی جس نے آپؐ کے مقام کو بڑی پیاری شان کے ساتھ ہم پر واضح فرمایا۔ اور ہمیشہ کے لئے آپؐ کی محبت میں ہمیں اِس طرح محو کر دیا کہ جس قسم کی بھی قیامت ہمارے سر سے گزر جائے، ہم حضرت محمّد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم اور آپؐ کے دَر اور آپؐ کے قدموں کو نہیں چھوڑ سکتے۔

(منقول از الفضل ۲۴/اکتوبر ۱۹۸۳ء)

صَدی کے سر پہ اُمّت میں زمانے کا اِمام آیا!

پرائے ہوگئے اپنے بھی جب مشکل مقام آیا
ہمیشہ میرا مولا ہی بُرے وقتوں میں کام آیا

مَیں ڈرتا تھا کہ جانے حشر کیا محشر میں ہو میرا
نبیؐ کے عاشقوں میں شکر ہے میرا بھی نام آیا

تھے افسانے ہزاروں دل میں لیکن رُوبرو اُن کے
بڑی مشکل سے لب پر ایک حرفِ ناتمام آیا

مِری کیفیت بیم و رجا تھی دیدنی ہمدم
خوشا قسمت کہ آخر کار مجھ تک دَورِ جام آیا

دُعائے نیم شب کے سُننے والے تیرے کیا کہنے
ترے در سے کبھی کوئی نہ بے نیلِ مرام آیا

خُدا کا شُکر ہے کہ غلبۂ دینِ محمّدؐ کو
صَدی کے سر پہ اُمّت میں زمانے کا اِمام آیا

جہاں سے شرک و باطل اور جہالت کے مٹانے کو
حبیبِ کبریا کا اِک خلیفہ اور غلام آیا

قسم مجھ کو خُدا کی اَے مِرے پیارو وُہی ہے یہ
حدیثوں میں رسُول اللہ کا ہے جس کو سلام آیا

★ - محمد صدیق امرتسری - سابق مبلّغ مغربی افریقہ و فجی ◆

"پادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"
(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکش

SK. GHULAM HADI & BROTHERS
(READY MADE GARMENTS DEALERS)
CHANDAN BAZAR P.O. BHADRAK, Distt. BALASORE (ORISSA) PHONE No. 122-255.

سیّد الاوّلین والآخرین حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کا عشق

از محترم مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی سیرت پاک کا مطالعہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ آپؑ کے دل میں عشق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آگ شعلہ زن تھی بلکہ حقیقت یہ ہے کہ آپؑ کے رگ و ریشہ میں محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت رچی ہوئی تھی۔ اور یہ عشق و محبت کا جذبہ آپؑ کی پیدائش سے آپؑ کی سرشت میں موجود تھا۔ آپؑ فرماتے ہیں:۔

یا رسول اللہ برویت عہد دارم استوار
عشق تو دارم ازاں روزیکہ بودم شیرخوار

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جو عشق و محبت اپنے آقا سیدنا حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تھا ہم اس کو الفاظ میں بیان نہیں کر سکتے۔ حب رسولؐ کے جو بھی لوازم ہیں وہ سب آپ کی زندگی میں نظر آتے ہیں۔ محبت کی انتہاء یہ ہوتی ہے کہ محبّ اپنے جملہ احساسات حتیٰ کہ اپنے دل و دماغ کو اپنے محبوب کے تابع کر دیتا ہے۔ اور اپنے وجود کو تو گویا محو کر دیتا ہے۔ اور محبوب کے وجود میں فنا ہو جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بھی یہی کیفیت تھی۔ اپنے محبوب آقا سے اپنے تعلق کا ذکر کرتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں:۔

من تو شدم تو من شدی
من تن شدم تو جاں شدی
تاکس نہ گوید بعد ازیں
من دیگرم تو دیگری

میرے محبوب میں تو ہو گیا اور تو میں ہو گیا میں جسم ہو گیا تو روح ہو گیا اس کیفیت کے بعد کوئی یہ نہ کہے کہ میں اور ہوں اور تو اور ہے۔

یہ مقام فناء فی الرسول کا تھا۔ اس مقام کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو وحی و الہام سے نوازا۔ اور ایک بلند روحانی مقام عطاء کیا۔ علماء ظاہر نے یہ پروپیگنڈہ کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وحی و الہام کا دروازہ بند ہے۔ اس لئے جو بھی یہ کہتا ہے کہ مجھے وحی و الہام ہوتا ہے وہ دائرہ اسلام سے خارج اور کافر ہے۔ اور بریں وجہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی کافر قرار دیا۔

چند روز ہوئے میں ۱۹۵۰ء کی اپنی ڈائری دیکھ رہا تھا۔ اس میں مولانا سید حسین احمد مدنی صاحب سے پہلی ملاقات کا ذکر لکھا تھا اس وقت ان سے میری جو بات چیت ہوئی وہ اس موضوع پر تھی قارئین کی دلچسپی کے لئے میں اسے یہاں لکھ رہا ہوں۔

۱۹۵۰ء میں اپنے تبلیغی ٹور سے لکھنؤ سے دہلی کے لئے سفر کر رہا تھا۔ گرمی کا موسم تھا ان دنوں ٹرین میں انٹر کلاس بھی ہوتا تھا۔ میں انٹر کلاس کے ڈبہ میں ہی بیٹھا تھا کہ مراد آباد کے بعد کانکا ٹھیر کے اسٹیشن پر ایک سفید ریش بزرگ انٹر کلاس کے اس ڈبہ میں داخل ہوئے ان کے ساتھ چند اور احباب تھے جو ان کو الوداع کہنے کے لئے آئے ہوئے تھے اس بزرگ کے کمرہ میں داخل ہوتے ہی گاڑی حرکت میں آگئی۔ انٹر کلاس کا یہ ڈبہ کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ اس داخل ہونے والے بزرگ کو بیٹھنے کی جگہ نہیں ملی۔ میں نے اپنے قریب بیٹھے ہوئے دوستوں سے کچھ جگہ اس داخل ہونے والے بزرگ کے لئے دینے کے لئے کہا۔ دوستوں نے جگہ بنا دی اور میں نے اس بزرگ کو اشارہ کر کے اپنے پاس بلا لیا۔ ان کے بیٹھنے کے بعد باہمی تعارف ہوا۔ میں نے بتایا کہ میں جماعت احمدیہ کا مبلغ ہوں۔ آجکل میرا قیام دہلی میں ہے۔ لکھنؤ شاہجہانپور تبلیغی ٹور پر گیا تھا۔ اب دہلی جا رہا ہوں جس پر بڑی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اپنا تعارف کراتے ہوئے فرمایا۔ میرا نام حسین احمد مدنی ہے قیام تو دیو بند ہے لگ۔ آج دہلی جا رہا ہوں۔ وہاں جمعیتہ العلماء کی میٹنگ ہے اس میں شمولیت کروں گا۔ اور پھر دیو بند چلا جاؤں گا۔ باہمی تعارف کے بعد حضرت مرزا صاحب کا ذکر بڑے اچھے الفاظ میں کیا۔ اور کہا کہ ان کو مغالطہ ہو گیا۔ اور بالآخر ٹھوکر لگ گئی۔ رسول اللہؐ کے بالمقابل وحی و الہام کا دعویٰ کر دیا۔ حالانکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ دروازہ بند ہے۔ میں نے مولانا صاحب کے سامنے وہی شعر رکھا جو میں نے اوپر لکھا ہے۔ اور مولانا سے کہا کہ حضرت مرزا صاحب تو فنا فی الرسول تھے اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ آپؑ نے اللہ تعالیٰ کی محبت کو بھی حاصل کیا۔ اور آپؑ نے فرمایا ہے کہ اگر میرے اعمال پہاڑوں کے برابر ہوتے اور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی نہ کرتا تو مجھے رائی کے برابر کچھ نہ ملتا۔ میں نے جو کچھ حاصل کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کیا۔ آپؑ نے فرمایا ہے:۔

سب ہم نے اُس سے پایا شاہد ہے تو خدایا
وہ جس نے حق دکھایا وہ مہ لقا یہی ہے

ایسے ہی فرمایا:۔

دگر استاد را نامے ندانم
کہ خواندم از دبستانِ محمد

ترجمہ:۔ میں کسی اور اُستاد کا نام نہیں جانتا کیونکہ میں تو صرف حضرت محمد مصطفیٰ کے مدرسہ کا پڑھا ہوا ہوں۔

اور پھر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

عجب نوریست درجانِ محمدؐ
عجب لعلیست در کانِ محمدؐ
اگر خواہی کہ حق گوید ثنایت
بشو از دل ثنا خوانِ محمدؐ
سرے دارم فدائے خاکِ احمدؐ
دلم ہر وقت قربانِ محمدؐ
بگیسوئے رسول اللہ کہ ہستم
نثار روئے تابانِ محمدؐ
دریں رہ گر کشندم ور بسوزند
بتابم رو ز ایوانِ محمدؐ

ترجمہ:۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان میں ایک عجیب نور ہے۔ محمد کی کان میں ایک عجیب و غریب لعل ہے۔

اگر تو چاہتا ہے کہ خدا تیری تعریف کرے تو تہ دل سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مدح خواں بن جا۔ میرا سر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خاک پا پر نثار ہے۔ اور میرا دل ہر وقت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر قربان رہتا ہے۔

رسول اللہؐ کی زلفوں کی قسم کہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نورانی چہرے پر فدا ہوں اس راہ میں اگر مجھے قتل کر دیا جائے یا جلا دیا جائے تو پھر بھی میں محمد کی بارگاہ سے منہ نہیں پھیروں گا۔

میں نے مولانا سے کہا اس عاشق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کافر قرار دیا گیا تو آپؑ نے فرمایا:۔

بعد از خدا بعشق محمدؐ مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

(ترجمہ) خدا تعالیٰ کے بعد میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں مخمور ہوں اگر یہ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت کرنا) کفر ہے تو بخدا میں سخت کافر ہوں۔

کیا اس سے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق و محبت کا تصور کیا جا سکتا ہے اور اس شعر کے ہوتے ہوئے کیا یہ کہا جا سکتا ہے کہ سیدنا حضرت رسول اکرمؐ کے عشق و محبت میں اس قدر مخمور انسان اپنے آقا و پیشوا اور مطاع کے بالمقابل وحی و الہام کا دعویٰ کر کے آپ کی ہمسری کا دعویٰ کر سکتا ہے۔ نہیں اور ہرگز نہیں آپؑ نے تو اپنی جماعت کو ہمیشہ یہ تلقین فرمائی:۔

”نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال والے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر نجات یافتہ لکھے جاؤ“ (کشتی نوح)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قدر محبت تھی کہ آپؑ نے حضورؐ کے مقابل پر آنے والے اور حضورؐ کے مقابلہ پر دعویٰ فضیلت کرنے والے کو ذریت شیطانی کہا ہے چنانچہ آپؑ فرماتے ہیں:۔

”خدا نے جو اس کے (حضور صلی اللہ علیہ وسلم) دل کے راز کا واقف تھا اس کو تمام انبیاء اور تمام اوّلین و آخرین پر فضیلت بخشی اور اس کی مرادیں اس کی زندگی میں اس کو دیں وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے اور وہ شخص جو بغیر افاضہ اس کے کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے وہ انسان نہیں بلکہ ذریت شیطان ہے کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اس کو دی گئی ہے“ (حقیقۃ الوحی)

غرض یہ کہ دہلی تک مولانا موصوف سے میری گفتگو اسی موضوع پر چلتی رہی۔ اور مولانا اس سے کافی متاثر ہوئے۔ چنانچہ جب دہلی کا اسٹیشن آ گیا تو مجھے مولانا نے فرمایا آپ دیو بند آئیں۔ اور ہمارے دارالعلوم کو بھی دیکھیں چنانچہ میں بعد میں موقع نکال کر وہاں گیا اور کئی گھنٹے آپ کے پاس رہا۔

(باقی ملاحظہ فرمائیں صفحہ ۹ پر)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی گرانقدر اسلامی خدمات

از محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر امور عامہ قادیان

اِسلام کی حالت اور حدیث نبوی صلعم

اسلام کی ترقی و شوکت کے بعد مسلمانوں پر بھی تنزل و ادبار کا زمانہ آنے والا تھا جس کی خبر خود حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ۱۴۰۰ سال قبل ان الفاظ میں دی تھی۔

"یَأْتِی عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَا یَبْقَیٰ مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اسْمُهٗ وَ لَا یَبْقَیٰ مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُهٗ مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ وَّهِیَ خَرَابٌ مِّنَ الْهُدٰی عُلَمَاءُهُمْ شَرٌّ مَّنْ تَحْتَ اَدِیْمِ السَّمَاءِ"

(مشکوٰۃ)

کہ مسلمانوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ اسلام کا فقط نام باقی رہ جائے گا۔ اور قرآن مجید صرف نقوش ہوں گے۔ (اُسکے حقائق و مطالب کو سمجھنے والے لوگ نہ ہوں گے۔) مساجد بظاہر آباد ہوں گی۔ مگر حقیقت میں وہ ویران اور ہدایت سے خالی ہونگی۔ اور اُن لوگوں کے علماء زیر آسمان بسنے والی مخلوق میں سب سے بدتر ہونگے۔

چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی پوری ہو چکی ہے۔ اور مسلمانوں کی موجودہ خستہ حالی اس پر شاہد ناطق ہے۔ وہ فقط نام کے مسلمان ہیں۔ اور اسلامی شریعت سے بیگانہ محض۔ خدمت دین اور اشاعت اسلام کا کوئی جذبہ اُن کے اندر نہیں۔ اور مذہبی و سیاسی طور پر بھی باہمی اختلافات کا شکار ہیں۔ چنانچہ چودھویں صدی ہجری کے اکابر مسلمانوں نے بھی مسلمانوں کی اِسی خستہ حالی کا اعتراف کیا ہے۔

۱۔ نواب صدیق حسن خانصاحب آف بھوپال فرماتے ہیں:۔

"اب اسلام کا صرف نام اور قرآن کا فقط نقش باقی رہ گیا ہے مسجدیں ظاہر میں آباد ہیں۔ لیکن ہدایت سے ویران علماء اس اُمت کے بدتر اُنکے ہیں"

(اقتراب الساعۃ صفحہ ۱۲)

۲۔ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری رقم طراز ہیں:۔

"وہ سچی بات تو یہ ہے کہ ہم میں سے قرآن مجید بالکل اُٹھ چکا ہے" (اہل حدیث امرتسر ۱۴؍ جون ۱۹۱۲ء)

۳۔ مولانا حالی مسلمانوں کی حالت زار پر مرثیہ کہتے ہیں ؎

رہا دین باقی نہ اسلام باقی
اک اسلام کا رہ گیا نام باقی

اسلام پر چوطرفہ حملے

مسلمانوں کی اِس خستہ حالی اور دین سے بے رغبتی کو دیکھ کر ایک طرف عیسائیوں نے اور دوسری طرف آریوں نے اسلام پر حملے شروع کئے اور مسلمانوں کو عیسائی اور آریہ بنانا شروع کر دیا۔ تیسری طرف برہمو سماج والوں نے وحی و الہام کا انکار کر کے اسلام اور قرآنی تعلیمات پر اعتراضات شروع کر دیئے اور چوتھی طرف احساس کمتری میں مبتلا ہو کر خود سر سید احمد خاں صاحب آف علی گڑھ جیسے عالم آدمی نے ملائکۃ اللہ وحی و الہام اور معجزات کی تاویل کر کے اور قبولیت دُعا کا انکار کر کے نیچری خیالات کو پھیلانا شروع کر دیا۔ جس سے غیر مسلموں کو اسلامی تعلیمات پر حملہ کرنے کا اور موقعہ ملا۔ اور اسلام کمزور ہوتا چلا گیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت

احادیث نبویہ کے مطابق اسلام کا دوبارہ احیاء اور نشاۃ ثانیہ ظہور مہدی و مسیح سے متعلق تھا۔ اس لئے جب اسلام اس نازک دور میں سے گزر رہا تھا تو اللہ تعالیٰ نے دفاع اسلام اور خدمت دین احمدؐ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو چُنا اور آپ کو مسیح موعود اور مہدی معہودؑ کے منصب پر فائز فرمایا۔ اور آپ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

"اُٹھ کہ مَیں نے تجھے اس زمانہ میں اسلام کی حجت پوری کرنے کیلئے اور اسلامی سچائیوں کو دُنیا میں پھیلانے اور ایمان کو زندہ اور قوی کرنے کے لئے چُنا" (تریاق القلوب صفحہ ۱۱۲)

اور آپ کا مقصد بعثت "یُحْیِ الدِّیْنَ وَ یُقِیْمُ الشَّرِیْعَةَ" احیاء دین اور قیام شریعت اسلامیہ قرار دیا۔ تب حضور علیہ السلام نے دُنیا کو ایک مرتبہ اور زندگی کا پیام بدیں الفاظ دیا کہ:۔

"مجھے خدا تعالیٰ نے اِس چودھویں صدی کے سر پر اپنی طرف سے مامور کر کے دین متین اسلام کی تجدید اور تائید کے لئے بھیجا ہے۔ تاکہ میں اس پُر آشوب زمانہ میں قرآن کی خوبیاں اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمتیں ظاہر کروں۔ اور اُن تمام دشمنوں کو جو اسلام پر حملے کر رہے ہیں اُن نوروں اور برکات اور خوارق اور علم لدنیہ کی مدد سے جواب دوں جو مجھ کو عطا کئے گئے ہیں" (برکات الدعا)

دفاع اسلام کے لئے تحریری جہاد

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے دفاع اسلام میں عیسائیوں۔ آریوں۔ برہمو سماج اور نیچریوں کے خلاف قریباً ۸۰ قابل قدر تصانیف تحریر کر کے شائع فرمائیں اور اسلام کی زندگی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل و کمالات کو شرح و بسط کے ساتھ بیان فرمایا۔ مثلاً براہین احمدیہ۔ سُرمہ چشم آریہ۔ حقیقۃ الوحی۔ جنگ مقدس۔ آئینہ کمالات اسلام۔ برکات الدعا۔ اسلامی اصول کی فلاسفی۔ نور الحق حصہ اول و دوم۔ چشمہ مسیحی۔ چشمہ معرفت۔ آریہ دھرم وغیرہ اور اسلام کی زندگی و برکت کے ثبوت میں اپنے مبارک وجود کو پیش فرمایا اِن کتب میں آپؑ نے قرآن مجید کے حقائق و معارف قبولیت دُعا اور وحی و الہام کی حقیقت کو بیان فرمایا۔ نیز اپنے الہامات اور وحی مقدس اور خوارق اور پیشگوئیوں کو بھی درج فرمایا جو قرآن مجید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت و برکت سے خدا تعالےٰ کی طرف سے آپؑ کو ملیں۔ اور وہ پیشگوئیاں شاندار طور پر اپنے اپنے وقت پر پُوری ہوئیں اور ہو رہی ہیں۔ مگر کسی مذہب کا نمائندہ اِن امور میں آپ کا مقابلہ نہ کر سکا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے خدا داد مشن کے بارہ میں متحدیانہ انداز میں فرمایا:۔

"میرا خدا جو آسمان اور زمین کا مالک ہے۔ مَیں اُس کو گواہ رکھ کر کہتا ہوں کہ مَیں اُس کی طرف سے ہوں۔ اور وہ اپنے نشانوں سے میری گواہی دیتا ہے۔ اگر آسمانی نشانوں سے میری گواہی دیتا ہے۔ اگر آسمانی نشانوں میں کوئی میرا مقابلہ کر سکے تو مَیں جھوٹا ہوں۔ اگر دعاؤں کے قبول ہونے میں کوئی میرے برابر اُتر سکے تو مَیں جھوٹا ہوں۔ اگر غیب کی پوشیدہ باتیں اور اسرار جو خدا کی اقتداری قوت کے ساتھ پیش از وقت مجھ سے ظاہر ہوتے ہیں۔ اُن میں کوئی میری برابری کر سکے تو مَیں خدا کی طرف سے نہیں ہوں۔ اب کہاں ہیں وہ پادری صاحبان جو کہتے تھے کہ نعوذ باللہ حضرت سیدنا و سیدالوریٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی پیشگوئی یا اور کوئی امر خوارق عادت ظہور میں نہیں آیا؟ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ زمین پر وہ ایک ہی انسانِ کامل گذرا ہے جس کی پیشگوئیاں اور دُعائیں قبول ہونا اور دوسرے خوارق ظہور میں آنا ایک ایسا امر ہے جو اب تک اُمت کے سچے پیروؤں کے ذریعہ دریا کی طرح موجیں مار رہا ہے بجز اسلام وہ مذہب کہاں اور کدھر ہے۔ جو یہ نعمت اور طاقت اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور وہ لوگ کہاں اور کس ملک میں رہتے ہیں۔ جو اسلامی برکات اور نشانوں کا مقابلہ کر سکتے ہیں ..... اور مَیں صرف یہی دعویٰ نہیں کرتا کہ خدا تعالیٰ کی پاک وحی سے غیب کی باتیں میرے پر کھلتی ہیں اور خارق عادت امر ظاہر ہوتے ہیں۔ بلکہ یہ بھی کہتا ہوں کہ جو شخص دِل کو پاک کر کے اور خدا اور اس کے رسولؐ سے سچی محبت رکھ کر میری پیروی کریگا وہ بھی خدا تعالےٰ سے یہ نعمت پائے گا۔ مگر یاد رکھو کہ تمام مخالفوں کے لئے یہ دروازہ بند ہے اگر دروازہ بند نہیں ہے تو کوئی آسمانی نشانوں میں مجھ سے مقابلہ کر لے۔ مگر یاد رکھیں کہ ہرگز نہیں کر سکیں گے۔ پس یہ اسلامی حقیقت اور میری حقانیت کی ایک زندہ دلیل ہے" (اربعین نمبر ۱ صفحہ ۳)

قبولیت دُعا کے بارہ میں متحدیانہ اعلان

سر سید احمد خاں اور اُنکے ہمنواؤں کو جو دُعا کی قبولیت اور اُس کی تاثیرات کے منکر تھے رسالہ برکات الدعاء تصنیف فرمایا جس میں دُعا کی فلاسفی بیان فرمائی اور ایسے لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے حضور علیہ السلام نے فرمایا:۔

اَے کہ گوئی گر دُعا ہا را اثر بُودے کجاست
سُوئے من بشتاب بنمایم تُرا چوں آفتاب

از دعا کن چارۂ آزار انکار دعا
چوں علاج مے ز مے وقت خمار والتہاب
ہاں مکن انکار زیں اسرار قدرت ہائے حق
قصہ کوتہ کن ببیں از ما دعائے مستجاب

کہ اے وہ شخص جو کہتا ہے کہ دعا کوئی اثر رکھتی ہے۔ اس کا ثبوت کیا ہے۔ تو میرے پاس جلدی آ۔ کہ میں اس بات کو آفتاب کی طرح تجھے دکھاؤں۔ دعا کا انکار کرنے والے اس کا علاج بھی دعا ہی سے کر جس طرح نشہ شراب کے وقت میں اس کا علاج بھی شراب سے ہی ہوتا ہے۔ خدا کی قدرتوں اور اس کے اسرار کا انکار مت کر قبول ہونے والی دعاؤں کے بارہ میں ہم سے سن اور دیکھ۔

(ب):۔ نیز فرمایا:۔

”ہمارا زندہ حیّ وقیوم خدا ہم سے انسان کی طرح باتیں کرتا ہے۔ ہم ایک بات پوچھتے ہیں اور دعا کرتے ہیں تو وہ قدرت کے بھرے الفاظ کے ساتھ جواب دیتا ہے ..... یہاں تک کہ یقین کرا دیتا ہے کہ وہ وہی ہے جس کو خدا کہنا چاہیئے۔ دعائیں قبول کرتا اور قبول کرکے اطلاع دیتا ہے“

(نسیم دعوت)

اسلام کا ایک فتح نصیب جرنیل

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تقریری اور تحریری طور پر مباحثات و مناظرات کے ذریعہ دین اسلام پر مخالفین اسلام کے اعتراضات و وساوس کا شافی وکافی طریق پر ازالہ کرتے ہوئے اسلام اور بانی اسلام صلعم کے فضائل، محاسن اور خوبیوں کو دنیا کے سامنے پیش کرکے اسلام کی حقانیت، افضلیت اور زندگی کو پیش فرمایا۔ اور اسلام کے دفاع میں ایک شاندار علمی اور تحقیقی لٹریچر شائع فرمایا۔ جو رہتی دنیا تک مشعل راہ کا کام دیتا رہے گا۔

اور اس کے ساتھ ہی خدمت دین اور اشاعت اسلام کا جذبہ رکھنے والی ایک فعال جماعت قائم کر دی۔ جس کی شاخیں آج اکناف عالم میں پھیلی ہوئی ہیں۔ جو دن رات اشاعت اسلام کے منصوبوں کو بروئے کار لا رہی ہیں۔

مئی ۱۹۰۸ء میں جب حضور علیہ السلام کا وصال ہوا تو مرزا حیرت صاحب دہلوی ایڈیٹر کرزن گزٹ جیسے مخالفین نے بھی حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی گرانقدر اسلامی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے ان الفاظ میں خراج عقیدت وتحسین پیش کیا۔

”مرحوم کی وہ اعلیٰ خدمات جو اس نے آریوں اور عیسائیوں کے مقابلہ میں اسلام کی کی ہیں۔ وہ واقعی ہی بہت تعریف کی مستحق ہیں۔ اس نے مناظرہ کا بالکل رنگ ہی بدل دیا۔ اور ایک جدید لٹریچر کی بنیاد ہندوستان میں قائم کر دی۔ نہ بحیثیت ایک مسلمان ہونے کے بلکہ محقق ہونے کے ہم اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ کسی بڑے سے بڑے آریہ اور بڑے سے بڑے پادری کی یہ مجال نہ تھی کہ وہ مرحوم کے سامنے زبان کھول سکتا ......

اگرچہ مرحوم پنجابی تھا۔ مگر اس کی قلم میں اس قدر قوت تھی کہ آج سارے پنجاب بلکہ بلندی ہند میں بھی اس قوت کا کوئی لکھنے والا نہیں ...... اس کا پُر زور لٹریچر اپنی شان میں بالکل نرالا تھا۔ اور واقعی بعض عبارتیں پڑھنے سے ایک وجد کی سی حالت طاری ہو جاتی ہے...... اس نے ہلاکت کی پیشگوئیوں۔ مخالفتوں اور نکتہ چینیوں کی آگ میں سے ہو کر اپنا راستہ صاف کیا اور ترقی کے انتہائی عروج تک پہنچ گیا“

(کرزن گزٹ دہلی جون ۱۹۰۸ء)

الفضل ما شہدت بہ الاعداء ؏

درخواست ہائے دعا

٭۔۔۔ مکرم ماسٹر عبدالحکیم صاحب، والی آسنور کے بڑے بھائی مکرم عبدالرشید صاحب مسلسل ۲۵ روز تک سرینگر ہسپتال میں زیر علاج رہنے کے بعد آ گئے ہیں۔ علاج جاری ہے۔ موصوف مختلف مدات میں پچاس روپے ادا کرکے اپنی کامل و عاجل شفایابی کے لئے ٭۔۔۔ مکرم ڈاکٹر فاروق احمد صاحب سیکرٹری گذشتہ دنوں M.D. کے لئے Select ہوئے ہیں اپنے اور اپنی بہن ڈاکٹر گلشن نذیر اور دونوں بھائیوں عزیز فیروز احمد اور تنویر احمد کے روشن مستقبل اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ٭۔۔۔ مکرم بشیر الدین احمد صاحب حیدرآباد سے عزیز احمد عبدالحنان صاحب سلمہ ابن مکرم احمد عبدالمنان صاحب، عزیزہ منصورہ بیگم سلمہا بنت مکرم احمد عبدالحمید صاحب اور اپنی بیٹی عزیزہ فریدہ بیگم کی S.S.C کے امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے ٭۔۔۔ مکرم بشارت احمد صاحب حیدر قادیان مکرم قریشی محمد عبداللہ صاحب تیماپوری کی بحالی ملازمت اور پریشانیوں کی دوری کے لئے قارئین کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق بقیہ صفحہ

اور مجھے آپ دار العلوم میں بھی اپنے ہمراہ لے گئے۔ آپ وہاں کی آخری کلاس کو حدیث کا درس دیتے تھے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ اس کلاس میں جملہ سات طلباء تھے ان سے میرا تعارف احمدی مبلغ ہونے کے ناطے کرایا۔ اور طلباء سے یہی کہا کہ اگر جماعت احمدیہ کے بارہ میں کوئی سوال آتا ہے تو کرو۔ اور پھر دو طلباء کو ہمراہ بھیج کر پورا دار العلوم دکھایا۔

اسی طرح ایک اور موقع پر میں بس میں سفر کر رہا تھا میرے ساتھ ہی ایک مولوی صاحب بیٹھے ہوئے تھے۔ میرے پاس اس وقت اخبار بدر تھا جس میں سیرت سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی ایک مضمون تھا۔ اور اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ شعر درج تھا۔

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر میرا یہی ہے

میں نے یہ شعر ذرا بلند آواز سے پڑھا۔ تو مولوی صاحب مجھ سے دریافت کرنے لگے یہ کس بزرگ کا شعر ہے تو میں نے کہا کہ یہ اس عاشق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا شعر ہے جس کا حضورؐ سے عشق ومحبت انتہاء کو پہنچا ہوا تھا۔ اور یہ وجود تھا حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ کا جو آپؐ پر ہر لحاظ سے فدا تھے۔ چنانچہ یہ عاشق محمدؐ کہتا ہے ؎

اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

جس پر مولوی صاحب کہنے لگے ہم تو آج تک یہی سنتے رہے کہ مرزا صاحب نے رسول اللہ کے بالمقابل نبی ہونے کا دعویٰ فرمایا۔ میں نے کہا نہیں ایسا نہیں ہے مرزا صاحب کے دل میں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی فدائیت کا جذبہ موجزن تھا۔ آپؑ اپنے فارسی کلام میں فرماتے ہیں:۔

جان و دلم فدائے جمال محمدؐ است
خاکم نثار کوچۂ آلِ محمدؐ است
دیدم بعین قلب وشنیدم بگوش ہوش
در ہر مکان ندائے جمال محمدؐ است

ترجمہ:۔ میرے جان و دل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن وجمال پر قربان ہیں اور میں آپؐ کے آلِ وعیال کے کوچہ پر نثار ہوں۔ میں نے اپنے دل کی آنکھ سے دیکھا اور ہوش کے کانوں سے سنا ہے کہ ہر کون و مکان میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال کی ندا آ رہی ہے۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ محبت تھی اور یہ محبت محض نمائشی نہ تھی بلکہ آپ کے ہر قول وفعل ہر حرکت وسکون میں اس محبت کی جھلک نظر آتی تھی۔

حضورؑ کے ساتھ آپؑ کی بے نظیر محبت جو آپؑ کے دل میں تھی اس کا ایک ثبوت پنڈت لیکھرام کے ایک واقعہ سے ملتا ہے جب آپؑ ایک دفعہ سفر کے دوران لاہور کے ریلوے اسٹیشن پر تھے اور پنڈت لیکھرام آپؑ کا علم پاکر آپؑ کی ملاقات کے لئے وہاں پہنچے اور قریب آکر سلام کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس سلام کا جواب نہیں دیا۔ پنڈت لیکھرام نے سمجھا کہ غالباً آپؑ نے سنا نہیں اسلئے پنڈت لیکھرام نے دوسری طرف سے ہوکر پھر سلام کہا مگر آپؑ پھر بھی خاموش رہے جس پر آپؑ کے کسی صحابی نے عرض کیا کہ حضور پنڈت لیکھرام سلام کہتا ہے حضور نے فرمایا ”ہمارے آقا کو تو گالیاں دیتا ہے اور ہمیں سلام کہتا ہے“ حضرت مسیح موعودؑ غیر مسلموں کے ساتھ بڑے اخلاق اور محبت کے ساتھ ملتے تھے۔ لیکن پنڈت لیکھرام نے چونکہ سیدنا حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف سخت بدزبانی سے کام لیا۔ اس لئے آپؑ کی غیرت اور رسول پاک صلعم سے آپ کی محبت کے تقاضا نے اسے گوارا نہ کیا کہ ایسے شخص کے ساتھ تعلق رکھیں۔ بظاہر یہ واقعہ معمولی سا ہے لیکن اس سے عشق ومحبت کے اس اتھاہ سمندر پر بے انتہا روشنی پڑتی ہے۔ جو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق آپؑ کے دل میں موجزن تھا۔

حضرت مسیح موعودؑ کے بڑے فرزند مرزا سلطان احمد صاحب ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر نے حضورؑ کی بیعت آپؑ کی زندگی میں نہیں کی تھی۔ وہ اپنے چھوٹے بھائی حضرت مصلح موعودؓ کے ہاتھ پر بیعت کرکے جماعت میں شامل ہوئے تھے۔ لیکن بیعت نہ کرنے کے باوجود انہوں نے اپنے والد صاحب کے بارہ میں یہ گواہی دی کہ:۔

”ایک بات میں نے والد صاحب میں خاص طور پر دیکھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف والد صاحب ذرا سی بات بھی برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ اگر کوئی شخص آنحضرتؐ کی شان کے خلاف ذرا سی بات بھی کہتا تو والد صاحب کا چہرہ سرخ ہو جاتا اور غصہ سے آنکھیں متغیر ہونے لگتی تھیں۔ اور فوراً ایسی مجلس سے اٹھ کر چلے جاتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو والد صاحب کو عشق تھا ایسا عشق میں نے کسی شخص میں نہیں دیکھا۔“ (بحوالہ درمنثور حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ)۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں بھی حضرت مسیح موعودؑ کی اتباع کرتے ہوئے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین۔

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی معاشرتی تعلیم

از مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل نائب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان

معاشرہ کے معنے ہیں باہمی مل جل کر زندگی گذارنا۔ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے اس سلسلہ میں جو تعلیم دی ہے۔ اور جو آداب سکھائے ہیں۔ اس کا ایک ایک لفظ قرآن کریم اور احادیث نبویؐ سے ثابت کیا جا سکتا ہے۔ حقیقی اسلام کی اس پاکیزہ روح کو عوام ہی نہیں علماء کرام بھی فراموش کر چکے تھے۔ اور اس مقدس ہستی نے ازسرِ نو کرہ ارض پر اُسے قائم فرمایا ہے جس کے لئے پیشگوئی کی گئی تھی کہ وہ پھر سے ایمان اور قرآن کو ثریا سے لاکر قائم فرما دے گا۔ اس اعتبار سے حقیقی اسلام کی وہ ترجمانی جو سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے دورِ حاضر میں کی ہے۔ اس کی نظیر اور کہیں بھی نہیں مل سکتی۔ حضورؑ کی معاشرتی اور تمدنی تعلیم کے بعض پہلو پیش خدمت ہیں۔

غیر مسلموں کے متعلق معاشرتی تعلیم

فرمایا:۔

"مَیں تمام مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں اور آریوں پر یہ بات ظاہر کر دیتا ہوں کہ دُنیا میں کوئی میرا دشمن نہیں ہے۔ مَیں بنی نوع انسان سے ایسی محبت کرتا ہوں کہ جیسے ایک والدہ مہربان اپنے بچوں سے کرتی ہے۔ بلکہ اس سے بڑھ کر۔ مَیں صرف ان باطل عقائد کا دشمن ہوں۔ جن سے سچائی کا خون ہوتا ہے۔ انسان کی ہمدردی میرا فرض ہے اور جھوٹ اور شرک اور ظلم اور ہر ایک بدعملی اور بداخلاقی سے بیزاری میرا اُصول ہے"

(اربعین ۱۰ا صـ۲)

اس میں معاشرتی تعلیم کے مثبت اور منفی دونوں پہلو نہایت پُرحکمت انداز میں بیان کر دیئے گئے ہیں۔ اس سلسلہ میں حضورؑ ایک اور مقام پر فرماتے ہیں۔

"ہمارا یہ اُصول ہے کہ کل بنی نوع کی ہمدردی کرو۔ اگر ایک شخص ہمسایہ ہندو کو دیکھتا ہے کہ اس کے گھر میں آگ لگ گئی ہے اور یہ نہیں اُٹھتا کہ آگ بجھانے میں مدد دے۔ تو مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ مجھ سے نہیں ہے۔ اگر ایک شخص ہمارے مریدوں میں سے دیکھتا ہے کہ ایک عیسائی کو کوئی قتل کرتا ہے۔ اور وہ اس کو چھڑانے کے لئے مدد نہیں کرتا تو مَیں تمہیں بالکل درست کہتا ہوں کہ وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ مَیں حلفاً کہتا ہوں اور سچ کہتا ہوں کہ مجھے کسی قوم سے دشمنی نہیں۔ ہاں جہاں تک ممکن ہو انکے عقائد کی اصلاح چاہتا ہوں"

(سراج منیر صـ۱۸)

دوسروں کے بزرگوں کا واجبی احترام

صلح اور امن کی فضاء قائم کرنے کے لئے حسن معاشرت کا یہ اُصول بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے کہ دوسروں کے بزرگان کا واجبی احترام کیا جائے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاِن مِّن اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ۔ اس نہایت اہم معاشرتی اصول کی تعلیم دیتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"یہ اصول نہایت پیارا اور امن بخش اور صلحکاری کی بنیاد ڈالنے والا اور اخلاقی حالتوں کو مدد دینے والا ہے کہ ہم ان تمام نبیوں کو سچا سمجھ لیں جو دُنیا میں آئے۔ خواہ ہند میں ظاہر ہوئے یا فارس میں یا چین میں۔ یا کسی اور ملک میں۔ اور خدا نے کروڑوں دلوں میں ان کی عزت اور عظمت بٹھا دی۔ اور اُن کے مذہب کی جڑ قائم کر دی۔ اور کئی صدیوں تک وہ مذہب چلا آیا۔ یہی اصول ہے جو قرآن نے ہمیں سکھلایا اسی اصول کے لحاظ سے ہم ہر ایک مذہب کے پیشوا کو جن کی سوانح اس تعریف کے نیچے آگئی ہیں عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں گو وہ ہندوؤں کے مذہب کے پیشوا ہوں یا فارسیوں کے مذہب کے یا چینیوں کے مذہب کے یا یہودیوں کے مذہب کے یا عیسائیوں کے مذہب کے"

(تحفہ قیصریہ صـ۷)

باہمی ہمدردی اور اخوت

جب تک کسی معاشرہ میں باہمی سچی ہمدردی اور اخوت کا جذبہ نمایاں رنگ میں موجزن نہ ہو وہ صالح معاشرہ نہیں کہلا سکتا۔ اس سلسلہ میں حضور علیہ الصّلٰوۃ والسّلام تعلیم دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہی تعلیم دی تھی کہ تم وجود واحد رکھو۔ ورنہ ہوا نکل جائے گی۔ نماز میں ایک دوسرے کے ساتھ جڑ کر کھڑا ہونے کا حکم اسی لئے ہے کہ باہم اتحاد ہو۔ برقی طاقت کی طرح ایک کی خیر دوسرے میں سرایت کرے گی۔ اگر اختلاف ہو اتحاد نہ ہو تو پھر بے نصیب ہونگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آپس میں محبت کرو اور ایک دوسرے کے لئے غائبانہ دُعا کرو۔ اگر ایک شخص غائبانہ دُعا کرے تو فرشتہ کہتا ہے کہ تیرے لئے بھی ایسا ہی ہو۔ کیسی اعلیٰ درجہ کی بات ہے اگر انسان کی دُعا منظور نہ ہو تو فرشتہ کی تو منظور ہوتی ہے۔ مَیں نصیحت کرتا ہوں۔ اور کہنا چاہتا ہوں کہ آپس میں اختلاف نہ ہو۔ مَیں دو ہی مسئلے لے کر آیا ہوں اوّل خدا کی توحید اختیار کرو۔ دوسرے آپس میں محبّت اور ہمدردی ظاہر کرو۔ وہ نمونہ دکھاؤ کہ دوسروں کے لئے کرامت ہو"

"آپس میں اخوت اور محبّت پیدا کرو اور درندگی اور اختلاف کو چھوڑ دو۔ ہر ایک قسم کے ہزل اور تمسخر سے مطلقاً کنارہ کش ہو جاؤ۔ کیونکہ تمسخر انسان کے دل کو صداقت سے دور کر کے کہیں کا کہیں پہنچا دیتا ہے۔ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ عزت سے پیش آؤ۔ ہر ایک اپنے آرام پر اپنے بھائی کے آرام کو ترجیح دیوے"

(ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ جلد اوّل)

ذات پات کا امتیاز

بعض لوگ ذات پات کا امتیاز پیدا کر کے تفاخر و مباہات کے شکار ہو جاتے ہیں۔ اور اس طرح غرور و تکبر کی ایک خطرناک روح پیدا کر کے معاشرہ میں انتشار کی کیفیت پیدا کر دیتے ہیں۔ اور انسانی مساوات کی روح کو کچلنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس سلسلہ میں حضورؑ فرماتے ہیں:۔

"یہ جو مختلف ذاتیں ہیں یہ کوئی وجہ شرافت نہیں۔ خدا تعالیٰ نے محض عرف کے لئے یہ ذاتیں بنائی ہیں۔ اور آج کل تو صرف بعد چار پشتوں کے حقیقی پتہ لگانا ہی مشکل ہے متقی کی شان نہیں کہ ذاتوں کے جھگڑے میں پڑے۔ جب اللہ تعالیٰ نے یہ فیصلہ کر دیا کہ میرے نزدیک ذات کوئی سند نہیں حقیقی مکرمت اور عظمت کا باعث فقط تقویٰ ہے"

(ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ جلد اوّل صـ۳۱)

فرمایا:۔

"اے نادانو! خوب سوچ لو کہ بغیر سچی پاکیزگی ایمانی اور اخلاقی اور اعمالی کے کسی طرح رہائی نہیں اور جو شخص ہر طرح سے گندہ رہ کر پھر اپنے تئیں مسلمان سمجھتا ہے وہ خدا تعالیٰ کو نہیں بلکہ وہ اپنے تئیں دھوکا دیتا ہے' اور مجھے ان لوگوں سے کیا کام جو سچے دل سے دینی احکام سر پر نہیں اُٹھا لیتے۔ اور رسول کریمؐ کے پاک جوئے کے نیچے صدق دل سے اپنی گردنیں نہیں دیتے۔ ...... اور انسانیت اور تہذیب اور صبر اور نرمی کا جامہ نہیں پہنتے بلکہ غریبوں کو ستاتے اور عاجزوں کو دھکے دیتے اور اکڑ کر بازاروں میں چلتے اور تکبر سے کرسیوں پر بیٹھتے ہیں اور اپنے تئیں بڑا سمجھتے ہیں۔ اور کوئی بڑا نہیں مگر وہی جو اپنے تئیں چھوٹا خیال کرے۔ مبارک وہ لوگ جو اپنے تئیں سب سے زیادہ ذلیل اور چھوٹا سمجھتے ہیں' اور شرم سے بات کرتے ہیں۔ اور غریبوں اور مسکینوں کی عزت کرتے اور عاجزوں کو تعظیم سے پیش آتے ہیں۔ اور زمین پر غریبی سے چلتے ہیں۔ سو مَیں بار بار کہتا ہوں کہ ایسے ہی لوگ ہیں جن کے لئے نجات تیار کی گئی ہے' مَیں کیا کروں اور کہاں سے ایسے الفاظ لاؤں جو اس گروہ کے دلوں پر کارگر ہوں۔ خدایا مجھے ایسے الفاظ عطا فرما اور میری تقریریں الہام کر جو ان دلوں پر اپنا نور ڈالیں"

(مجموعہ اشتہارات حضرت مسیح موعودؑ جلد اوّل صـ۱۵۹)

ایثار

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے معاشرہ میں بے لوث خدمت کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے اور باہمی روابط کو

(باقی ملاحظہ فرمائیں صـ۱۲ پر)

قسط سوئم

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبشیری اور انذاری پیشگوئیاں

تقریر مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ انچارج کشمیر برموقعہ جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۳ء

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کا حشر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خداوند دو غیور نے گو خاص طور پر مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے متعلق الہاماً بتایا تھا کہ اِنِّی مُھِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ۔ لیکن عمومی رنگ میں یہ الہام تمام مخالفین کے لئے تھا۔ جیسا کہ آپؑ فرماتے ہیں :-

"خدا تعالےٰ نے ایک عام طور پر مجھے مخاطب کر کے فرمایا اِنّی مھین من اراد اھانتک یعنی مَیں اُس کو ذلیل کروں گا جو تیری ذلت کا ارادہ کرے گا"

چنانچہ مولوی محمد حسین بٹالوی کے بعد بلکہ اُن کی زندگی میں ہی مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے مخالفت کا بیڑا اُٹھایا۔ انہوں نے حضور علیہ السلام کے خلاف زہر پھیلانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ خدا تعالےٰ نے اُن کو مخالفت کے لئے عمر بھی کافی دی تا ایسا نہ ہو کہ اُن کے دل میں مخالفت کا کوئی ارمان رہ جائے۔ لیکن یہ عمر اُن کے لئے باعث حسرت بنی کیونکہ جس عمارت کو وہ گرانا چاہتے تھے وہ عمارت پہلے سے زیادہ مضبوط اور مستحکم ہوگئی۔ سلسلہ احمدیہ کے دشمنوں میں مولوی صاحب کا قدم مخالفت میں آگے تھا اور انہیں اس سبقت پر فخر بھی تھا جیسا کہ وہ لکھ چکے ہیں -

"اس وقت پنجاب اور ہندوستان میں اگر مَیں یہ کہوں کہ مرزا کی مخالفت میں سب سے اوّل نمبر مَیں ہوں تو غالباً یہ دعویٰ مبالغہ پر مبنی نہ ہوگا"

(اہلحدیث ۲۲ر نومبر ۱۹۰۷ء)

ایک طرف تو یہ حقیقت کہ مولانا نے سخت مخالفت کی دوسری طرف مباہلہ کے لئے کبھی بھی آمادگی ظاہر نہیں کی۔ بلکہ ہمیشہ فرار اختیار کیا اور بڑا متکبرانہ انداز تحریر استعمال کرتے ہوئے لکھا کہ :-

(۱) "میرا مقابلہ تو آپ سے ہے اگر مَیں مر گیا تو میرے مرنے سے لوگوں پر کیا حجت ہو سکتی ہے۔ جبکہ قصوری، علیگڑھی، امریکن ڈوئی بقول آپ کے اسی طرح مر گئے ہیں۔ تو کیا لوگوں نے آپ کو سچا مان لیا ہے"

(۲) "کوئی ایسی نشانی دکھاؤ جو ہم بھی دیکھ کر عبرت حاصل کریں مر گئے تو کیا دیکھیں گے"

معزز حضرات! دیکھا آپ نے مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے ایسی نشانی مانگی تھی تاکہ وہ خود بھی عبرت حاصل کرسکیں۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے اُن کو اُن کی خواہش کے مطابق وہ سب کچھ دکھایا جس کی انہوں نے خواہش کی۔ وہ اس طرح کہ انہوں نے اپنی زندگی میں ہی اُس فرقہ اپنی فرقہ اہلحدیث کا جس کے وہ سرگرم داعی تھے زوال دیکھا چنانچہ اخبار اہلحدیث لکھتا ہے :-

(۱) :- بھائیو! ہمارے زبانی دعوے تو اس قدر وسیع ہوتے ہیں نہ سننے والا دنگ رہ جاتا ہے۔ مگر عملی رنگ میں نہ کوئی ہمارا نظام نہ کوئی ہمارا کام اور نہ ہمارا کوئی مبلغ ہیں۔ اگر ہے تو صرف زبانی جمع خرچ ذکر ہیچ۔ برادران ذرا انصاف سے کہئے۔ ایسی حالت میں اہلحدیث جماعت زندہ ہے یا مردہ؟

(۲) :- ... اگر یہ کہا جائے کہ ہندوستان اور پنجاب میں اہلحدیث جماعت مردہ ہے تو بجا ہے۔ بھائیو! کیا یہ مقام عبرت نہیں ہے کہ ما انا علیہ واصحابی پر عامل ہونے کا دعویٰ کرنے والی جماعت اسقدر کسمپرسی کی حالت میں سرگردان ہے کہ اس بے بسی کی حالت کو دیکھ کر اگر زار زار آنسو بہائے جائیں تو بجا ہے۔

(اہلحدیث ۴ر اپریل ۱۹۳۰ء)

(۳) :- آہ! ہم کیا ہیں۔ ہم وہ ہیں کہ ہمارے قوئے سلب ہو چکے۔ بہادری عنقاد ہو چکی۔ اعضاء کمزور ہو چکے۔ حقانی تڑپ ہمارے دلوں سے معدوم ہو چکی۔ بلکہ مَیں یہ کہنے میں حق بجانب ہوں تمام اعضاء مر چکے فقط ایک دہن اور اُس میں زبان باقی ہے۔

(۷ر مارچ ۱۹۳۰ء)

یہ تو تھی فرقہ اہلحدیث کی حالت زار۔ اب سنئے ان کی اپنی داستان درد۔ محمد داؤد راز رقمطراز ہیں :-

"تقسیم ہند کے نتیجے میں آپ کو ۱۳ر اگست ۱۹۴۷ء کے دن اپنا وطن مالوف چھوڑنا پڑا۔ چند روز لاہور میں قیام کیا۔ پھر کچھ احباب ساکنان گوجرانوالہ آپ کو لاہور سے گوجرانوالہ لے آئے۔ یہاں سے وسط جنوری ۱۹۴۸ء میں آپ سرگودھا تشریف لے گئے۔ کیونکہ سرگودھا میں آپ کے نام ایک پریس اور مکان الاٹ ہوگیا تھا۔ ہجرت کے بعد آپ کی زندگی بڑے بڑے مصائب و آلام سے پُر رہی مگر ایسے وقت میں بھی آپ کے زہد و اتقاء تحفظ توحید کے واقعات ایسے عبرت انگیز و ایمان افروز ہیں جن کو بھلایا نہیں جا سکے گا قیام سرگودھا میں ترک وطن اور اپنے اکلوتے لخت جگر کی شہادت اور کتب خانہ وغیرہ کی بربادی کے غموں نے ایک دن بھی آپ کو آرام سے نہیں بیٹھنے دیا۔ جب یہ جگر خراش صدمات آپ کو یاد آتے تو فوراً ہی زبان مبارک پر یہ مصرعہ جاری ہو جاتا ہے

ہے شکر کی جگہ شکایت نہیں مجھے

ان صدمات کا نتیجہ یہ ہوا کہ ۱۲ر فروری ۱۹۴۸ء کو آپ پر فالج کا حملہ ہوا اور سوا مہینہ صاحب فراش رہ کر ۱۵ر مارچ ۱۹۴۸ء بروز دوشنبہ بوقت صبح علوم اسلامیہ کا یہ درخشاں آفتاب ہمیشہ کے لئے سرگودھا کی سرزمین میں غروب ہوگیا۔ اِنّا لِلّٰہ وَاِنّا اِلَیہِ رَاجِعُون"

(راقم خاکسار محمد داؤد راز ۴ر ذی الحجہ ۱۳۷۵ھ منقول از منتخب حواشی اور ثنائی ترجمہ والا قرآن مجید صـ۶۲)

ایسا ہی حال تمام دشمنان احمدیت کا ہوا۔ اسی طرح اخبار الاعتصام لکھتا ہے :-

"اگست ۱۹۴۷ء میں امرتسر نہایت قیامت صغریٰ کا نمونہ پیش کر رہا تھا۔ فسادات کی ہلاکت خیز طوفانوں نے مولانا کی اقامت گاہ کو اپنی لپیٹ میں لیا اور ہر چند کہ وہ اپنے دیگر عزیزوں کے ہمراہ سلامتی سے نکل آنے میں کامیاب ہو گئے۔ لیکن اُن کی آنکھوں کے سامنے اُن کا جوان اکلوتا بیٹا جس بُری طرح ذبح کیا گیا اُس نے اُن کے قلب و جگر کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا"

(اعتصام ۱۵ر جون ۱۹۶۴ء صـ۱)

سچ کہا تھا حضرت مسیح الزمان علیہ السلام نے شریروں پر پڑے اُن کے شرارے
نہ اُن سے رُک سکے مقصد ہمارے
مقابل پر مرے یہ لوگ ہارے
کہاں مرتے تھے پر تو نے ہی مارے
گزشتے ہیں تو نے سب دشمن اُتارے
ہمارے کر دیئے اونچے منارے
انہیں ماتم ہمارے گھر میں شادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

نظام مصطفیٰ اور جماعت احمدیہ کا قیام

معزز حضرات! اب مَیں ایک اہم اور عظیم الشان پیشگوئی کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں یہ وہ عظیم پیشگوئی ہے جس میں تبشیر و تسکین بھی ہے اور تخویف و تعذیب بھی۔ یہ وہ اہم پیشگوئی ہے جو حیاتِ دنیوی کے جملہ شعبوں کیلئے موجب ہدایت و راہنمائی ہے اور حیاتِ اُخروی کیلئے سب سے بڑا زینہ۔ اور وہ ہے نظام اسلامی یا نظام مصطفیٰ کا قیام۔ اس پیشگوئی کی ... سورۃ جمعہ کی ابتدائی آیات نے ... ہیں حضرت ... اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۙ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت اولیٰ کی غرض و غایت بیان کرنے کے بعد آپؐ کی آمد ثانی کا ذکر فرمایا ہے۔ اور یہ واضح کیا ہے کہ آپؐ کی بعثت ثانیہ کا مقصد وہی ہے جو بعثت اوّل کا ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :-

"تکمیل اشاعتِ ہدایت کے متعلق یاد رکھنا چاہیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جو اتمام نعمت اور اکمال الدین ہوا تو اُسکی دو صورتیں ہیں اوّل تکمیل ہدایت دوسری تکمیل اشاعتِ ہدایت۔ تکمیل ہدایت من کل الوجوہ آپ کی آمد اوّل سے ہوئی۔ اور تکمیل اشاعتِ ہدایت آپؐ کی آمد ثانی سے ہوئی کیونکہ سورہ جمعہ میں جو آخرین منھم والی آیت آپ کے فیض اور تعلیم سے ایک اور قوم کے تیار کرنے کی ہدایت کرتی ہے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ کی ایک بعثت اور ہے اور یہ بعثت بروزی رنگ میں ہے جو اس وقت ہو رہی ہے۔ پس یہ وقت تکمیل اشاعتِ ہدایت کا ہے" (ملفوظات جلد چہارم صـ۱)

تکمیل اشاعت ہدایت دراصل قیام نظام مصطفیٰ کا ہی نام ہے اور یہی کام آنحضورؐ نے امام مہدی و مسیح موعودؑ کا بتایا تھا کہ جب وہ آئے گا تو وہ دین مصطفیٰ اور شریعت مصطفیٰ کا ہی قیام کریگا جیسا کہ آپؐ نے فرمایا یحیی الدین ویقیم الشریعۃ چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ دنیا میں مبعوث ہوئے تو آپ نے اعلان فرمایا کہ

"یہ عاجز تو محض اس غرض کیلئے بھیجا گیا ہے کہ تا یہ پیغام خلق اللہ کو پہنچا دے کہ دنیا کے مذاہب موجودہ میں سے وہ مذہب حق پر ہے اور خدا تعالےٰ کی مرضی کے موافق ہے جو قرآن کریم لایا ہے۔ اور دار النجات میں داخل ہونے کے لئے دروازہ لا اِلٰہ اِلّا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ ہے"

(حجۃ الاسلام صـ۱۴)

باقی آئندہ ہفتہ

مضافات قادیان میں توسیع تبلیغ کیلئے مالی تعاون کی اپیل

از محترم حضرت امیر صاحب جماعت احمدیہ قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تاکیدی فرمان کے مطابق مضافات قادیان میں بسے ہوئے مسلمانوں میں مؤثر رنگ میں تبلیغ و تربیت کی مہم امارت مقامی قادیان کی زیر نگرانی گذشتہ سال میں شروع کی گئی تھی۔ مجلس انصار اللہ مرکزیہ و مقامی اور مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ و مقامی کے تعاون سے ایک باقاعدہ پروگرام کے تحت تبلیغی و تربیتی مساعی شروع کی گئیں۔ احباب جماعت قادیان کے مخلص انصار و خدام نے اس میں دلی ذوق و شوق سے حصہ لیا اور چھوٹے چھوٹے دیہات میں جاکر کام شروع کیا۔ شروع میں یہ حلقہ سولہ کلو میٹر کے ریڈیس میں تھا مگر جیسے جیسے کام تیز تر ہوتا گیا ہماری تبلیغی مساعی کا حلقہ بھی وسیع تر ہوتا چلا گیا اور اب تو یہ حلقہ پچاس ساٹھ کلو میٹر ریڈیس تک ممتد ہو چکا ہے۔

احباب کو بخوبی علم ہے کہ ایسے کاموں کے لئے پیسے کی بھی ضرورت ہوتی ہے چنانچہ لوکل انجمن نے مجلس انصار اللہ مرکزیہ، مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور لجنہ اماء اللہ مرکزیہ سے مالی تعاون حاصل کیا اور مقامی افراد نے بھی لوکل فنڈ میں حصہ لیا اور یہ کام چلتا رہا۔ ہمارے رب کریم نے خاص فضل فرمایا اور حضور کی خصوصی توجہ اور دعاؤں سے جلسہ سالانہ تک پانچ صد سے زائد بیعتیں ہوئیں۔ فالحمد للہ۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ ان سب نو احمدی احباب کو استقامت عطا فرمائے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ماہ دسمبر ۱۹۸۳ء تک کی تبلیغی مساعی کی رپورٹ پیش ہونے پر کام کی وسعت اور مقامی جماعت کے محدود مالی وسائل کے پیش نظر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھارت کی تمام احمدیہ جماعتوں کے افراد کو اس کار خیر میں حصہ لینے کا اور اس ثواب میں شامل ہونے کی تحریک ان الفاظ میں فرمائی ہے۔

"فنڈ مہیا کریں ہندوستان کی جماعتوں کو متوجہ کریں کہ اللہ اتنا فضل فرما رہا ہے وہ بھی ہو لگا کر شہیدوں میں داخل ہوں۔ اور مالی قربانی کے ذریعہ اس عظیم آسمانی تحریک میں اپنا حصہ ڈال کر اللہ کے فضلوں کے وارث بنیں مجھے اُمید ہے کہ تمام ہندوستان سے اس غرض سے بآسانی ایک لاکھ روپیہ یا زائد وصول ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔"

اس سلسلہ میں جماعتوں کے امراء / صدر صاحبان کو امارت مقامی قادیان کی طرف سے چٹھیاں لکھی گئی ہیں۔ دفتر محاسب میں "مقامی تبلیغ" کے نام سے ایک امانت کھول دی گئی ہے۔ احباب جماعت سے گذارش ہے کہ وہ حضور کے فرمان کے مطابق ہو لگا کر شہیدوں میں شامل ہونے کے اس موقعہ سے پورا پورا فائدہ اُٹھاتے ہوئے دل کھول کر اس کار خیر میں حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اموال و نفوس میں اپنے فضل سے بہت برکت عطا فرمائے اور آپ کے ایمان و اخلاص میں ترقی عطا فرمائے۔ آمین۔ والسلام

خاکسار۔ مرزا وسیم احمد
امیر جماعت احمدیہ قادیان

تصحیح

اس سے قبل فہرست منظوری انتخاب عہدیداران جماعت احمدیہ کانپور میں صدر جماعت کانپور کا نام مکرم ایس لطیف احمد وہرہ شائع ہوا ہے۔ جب کہ اصل نام مکرم شیخ محمد لطیف وہرہ ہے احباب اس کے مطابق تصحیح فرمالیں۔

ناظر اعلیٰ قادیان

بدر کی توسیع اشاعت ہر احمدی کا فرض ہے!
(مینیجر بدر)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی معاشرتی تعلیم بقیہ صفحہ ۱

مضبوط کر کے خوشگوار اور ملاطفت کی فضاء پیدا کرنے کے لئے اسلامی جذبہ ایثار کی ان پُر حکمت الفاظ میں تشریح فرمائی ہے:۔

"انسان چونکہ ناقص اور ثواب حاصل کرنے کے لئے اعمال صالحہ کا محتاج ہے اس لئے کبھی وہ تواضع اور تذلل کے طور پر اپنے خدا کو خوش کرنے کے لئے اپنے آرام پر دوسرے کا آرام مقدم کر لیتا ہے اور آپ ایک حظ سے بے نصیب رہ کر دوسرے کو وہ حظ پہنچاتا ہے تا اس طرح پر اپنے خدا کو راضی کرے اور اس کی اس صفت کا نام عربی میں ایثار ہے۔ یہ صفت ایثار جس میں ناداری اور لاچارگی اور ضعف اور محرومی شرط ہے۔ ایک عاجز انسان کی نیک صفت ہے کہ باوجودیکہ دوسرے کو آرام پہنچا کر اپنے آرام کا سامان اس کے پاس باقی نہیں رہتا پھر بھی وہ اپنے پر سختی کر کے دوسرے کو آرام پہنچا دیتا ہے۔"

(کتاب البریہ)

روحِ تعاون اور اتفاق و اتحاد

کامیاب معاشرہ میں روحِ تعاون اور اتفاق و اتحاد کو بہت بڑی اہمیت حاصل ہے اس سلسلہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلامی تعلیمات کو ان وجد آفریں الفاظ میں بیان فرمایا ہے:۔

"انسان کی ظاہری بناوٹ اس کے دو ہاتھ دو پاؤں کی ساخت ایک دوسرے کی امداد کا ایک قدرتی رہنما ہے۔ جب یہ نظارہ خود انسان میں موجود ہے پھر کس قدر حیرت اور تعجب کی بات ہے کہ وہ تعاونوا علی البرّ والتقویٰ کے معنے سمجھنے میں مشکلات کو دیکھے۔"

(تقریر حضرت مسیح موعودؑ)

نیز فرمایا:۔

"پس غریبوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے معزز بھائیوں کی قدر کریں اور عزت کریں اور امیروں کا فرض ہے کہ وہ غریبوں کی مدد کریں۔ ان کو حقیر اور ذلیل نہ سمجھیں کیونکہ وہ بھی بھائی ہیں۔ گو باپ جدا جدا ہوں۔ مگر آخر تم سب کا روحانی باپ ایک ہی ہے۔ اور وہ ایک ہی درخت کی شاخیں ہیں۔" (ملفوظات جلد ۷)

تواضع و انکسار

حُسنِ معاشرت کے لئے طبائع میں تواضع اور انکسار کا پایا جانا بھی بہت بڑی اہمیت کا حامل ہے اس سلسلہ میں حضورؑ تعلیم دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"میرے خیال میں اخلاق کے تمام حصول میں سے جس قدر خدا تعالیٰ تواضع اور فروتنی اور انکساری اور ہر ایک ایسے تذلل کو جو منافی نخوت ہے پسند کرتا ہے۔ ایسا کوئی شعبہ خلق اس کو پسند نہیں..... ہمارے لئے یہی بہتر ہے کہ جیسے ہم درحقیقت خاکسار ہیں۔ خاکسار ہی بنے رہیں۔ جبکہ ہمارا مولیٰ ہم سے تکبر اور نخوت پسند نہیں کرتا تو کیوں کریں۔ ایسی عزت سے بے عزتی اچھی ہے جس سے ہم مورد عتاب ہو جائیں۔"

(ملفوظات جلد ۲)

عدل و انصاف

ایسا عدل و انصاف جس کا دائرہ بلا کسی امتیاز کے تمام بنی نوع انسان تک وسیع ہو معاشرہ میں امن و سکون کا باعث ہوتا ہے۔ اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام قرآن کریم کی آیت کونوا قوامین للّٰہ شھداء بالقسط کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"..... میں سچ کہتا ہوں کہ دشمن سے مدارات سے پیش آنا آسان ہے۔ مگر دشمن کے حقوق کی حفاظت کرنا اور مقدمات میں عدل و انصاف کو ہاتھ سے نہ جانے دینا۔ یہ بہت مشکل اور فقط جوانمردوں کا کام ہے۔ اکثر لوگ اپنے شریک دشمنوں سے محبت تو کرتے ہیں۔ اور میٹھی میٹھی باتوں سے پیش آتے ہیں۔ مگر ان کے حقوق دبا لیتے ہیں۔ ایک بھائی دوسرے بھائی سے محبت کرتا ہے۔ اور محبت کے پردہ میں دھوکہ دیکر اس کے حقوق دبا لیتا ہے۔ پس خدا تعالیٰ نے اس ہدایت میں محبت کا ذکر نہ کیا معیار محبت کا ذکر کیا۔ کیونکہ جو شخص اپنے جانی دشمن سے عدل کریگا اور سچائی اور انصاف سے درگذر نہیں کریگا وہی ہے جو سچی محبت بھی کرتا ہے۔" (نور القرآن جلد ۲)

اس مضمون کے متعدد اور اہم پہلو اور بھی ہیں۔ جو اس مختصر مضمون میں بیان کرنے ممکن نہیں ہیں۔ بہر حال یہ ایک ایسی پُر حکمت اور حقائق پر مبنی معاشرتی تعلیم ہے جو امن و سلامتی کی ضامن ہے۔ اور جس قدر اس کا دائرہ وسیع ہوتا جائیگا اسی قدر دنیا میں امن و سلامتی اور اطمینان کی فضاء قائم ہوتی چلی جائیگی۔ اسی لئے حضورؑ فرماتے ہیں ؎

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

دیہی فرائض کی بجاآوری میں پچاس فیصدی حصہ انفاق فی سبیل اللہ کو قرار دیا گیا ہے!

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

دورہ جات نمائندگان مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بھارت

بسلسلہ

تعمیر ایوانِ خدمت

جیسا کہ اراکین مجلس خدام الاحمدیہ اور جملہ احبابِ جماعت کو علم ہے کہ مجلس مرکزیہ کی بلڈنگ "ایوانِ خدمت" کی تعمیر فنڈ کی کمی کے باعث ایک عرصہ سے رُکی ہوئی ہے۔ جبکہ اس تعمیری منصوبہ کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے دو سال کی مقررہ مدت ماہ اکتوبر ۱۹۸۴ء میں ختم ہو رہی ہے۔ مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی روز افزوں سرگرمیاں بشدت تقاضا کر رہی ہیں کہ ہم اپنے اس خواب کو جلد از جلد شرمندۂ تعبیر کریں۔ چنانچہ اس اہم مقصد کے پیشِ نظر جہاں اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر بھروسہ کرتے ہوئے تعمیر کا کام دوبارہ شروع کر دیا گیا ہے وہاں فنڈ کی فراہمی کے لئے نمائندگان مجلس مرکزیہ کے ہنگامی دورہ کا ایک جامع پروگرام بھی مرتب کیا گیا ہے۔ جس کے تحت مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری سابق صدر مجلس مرکزیہ اور مکرم مولوی جلال الدین صاحب نیر نائب صدر مجلس مرکزیہ بطور نمائندگان خصوصی مورخہ ۲۸/۳/۸۴ کو کلکتہ کے لئے روانہ ہو رہے ہیں۔ جبکہ مبلغین کرام نظارت دعوت و تبلیغ کی منظوری سے اپنے اپنے حلقہ کی جماعتوں میں درج ذیل پروگراموں کے مطابق دورہ شروع کر رہے ہیں۔ میں جملہ قائدینِ مجالس، عہدیدارانِ جماعت، مبلغین و معلمین کرام اور مخلصینِ جماعت سے تعمیر ایوانِ خدمت کے سلسلہ میں نمائندگانِ مجلس مرکزیہ کے ساتھ کماحقہٗ مخلصانہ تعاون کی درخواست کرتا ہوں۔ فجزاکم اللہ خیراً۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

پروگرام دورہ مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس انچارج مبلغ آندھرا پردیش

نام مجلس	رسیدگی	قیام	روانگی	نام مجلس	رسیدگی	قیام	روانگی
حیدر آباد	۲۰/۳/۸۴	۴	۲۴/۳/۸۴	جسٹر چرلہ	۳۰	۱	۳۱
سکندر آباد	۲۴	۱	۲۵	محبوب نگر	۳۱	۱	۱/۴/۸۴
عادل آباد	۲۵	۱	۲۶	چنتہ کنٹہ	۱/۴/۸۴	۲	۳/۴/۸۴
چنداپور کاماریڈی	۲۷	۲	۲۹	حیدر آباد	۳/۴/۸۴	-	-
شادنگر	۲۹	۱	۳۰	✣ ✣ ✣	✣	✣	✣

پروگرام دورہ مکرم مولوی فاروق احمد صاحب نیر مبلغ سلسلہ مقیم کشمیر

نام مجلس	رسیدگی	قیام	روانگی	نام مجلس	رسیدگی	قیام	روانگی
آسنور کوریل	۲۰/۳/۸۴	۲	۲۲/۳/۸۴	سرینگر	۲۹	۲	۳۱
رشی نگر	۲۲	۲	۲۴	بھدرواہ	۳۱	۲	۲/۴/۸۴
ماندوجن	۲۴	۱	۲۵	بڈھانوں	۳	۱	۴
شورت	۲۵	۱	۲۶	چارکوٹ	۴	۱	۵
ناصر آباد	۲۶	۱	۲۷	لوہارکہ کالابن	۵	۲	۷
یاڑی پورہ	۲۷	۱	۲۸	آسنور براستہ جموں	۹/۴/۸۴	-	-
ہاری پاری گام	۲۸	۱	۲۹	✣ ✣ ✣	✣	✣	✣

پروگرام دورہ مکرم مولوی عبد المومن صاحب راشد مبلغ سلسلہ مقیم بنگلور (کرناٹک)

نام مجلس	رسیدگی	قیام	روانگی	نام مجلس	رسیدگی	قیام	روانگی
یادگیر	۲۵/۳/۸۴	۲	۲۷/۳/۸۴	سورب	۱/۴/۸۴	۱	۲/۴/۸۴
تیماپور	۲۷	۱	۲۸	ساگر	۲	۱	۳
گلبرگہ	۲۸	۱	۲۹	شیموگہ	۳	۲	۵
دیودرگ	۲۹	۱	۳۰	بنگلور	۶	۲	۸
بلاری	۳۰	۱	۳۱	یادگیر	۹/۴/۸۴	-	-
ہبلی	۳۱	۱	۱/۴/۸۴	✣ ✣ ✣	✣	✣	✣

پروگرام دورہ مکرم مولوی شرافت احمد خان صاحب تنویر مبلغ سلسلہ مقیم سونگھڑہ اڑیسہ

نام مجلس	رسیدگی	قیام	روانگی	نام مجلس	رسیدگی	قیام	روانگی
کٹک	۲۰/۳/۸۴	۱	۲۱/۳/۸۴	پیکانی	۳۰	۱	[illegible]
بھبنیشور	۲۱	۱	۲۲	بھدرک	۳۱	۲	[illegible]
کیرنگ	۲۲	۳	۲۵	سورو	۲/۴/۸۴	۱	-
سونگھڑہ	۲۵	۲	۲۷	روڑکیلہ	۴	۲	۶
کیندرہ پاڑا	۲۷	۱	۲۸	بسنہ	۷	۱	۸
کرڈاپلی	۲۸	۲	۳۰	کٹک	۹/۴/۸۴	-	-

پروگرام دورہ مکرم مولوی اے ایوب صاحب مالاباری مبلغ سلسلہ مقیم میلاپالیم (تامل ناڈو)

نام مجلس	رسیدگی	قیام	روانگی	نام مجلس	رسیدگی	قیام	روانگی
میلاپالیم	۲۰/۳/۸۴	۱	۲۱/۳/۸۴	کالیکٹ	۲۹	۲	۳۱
کروناگاپلی	۲۱	۲	۲۳	کینانور	۳۱	۱	۱/۴/۸۴
آلیپی	۲۳	۱	۲۴	کوڈالی	۱/۴/۸۴	۱	۲/۴/۸۴
آٹراپورم	۲۴	۱	۲۵	پینگاڈی	۲	۲	۴
منارگھاٹ	۲۵	۱	۲۶	موگرال منجیشور	۴	۱	۵
الانلور موریاکنی	۲۶	۲	۲۸	مرکرہ	۶	۲	۸
کالکلم	۲۸	۱	۲۹	میلاپالیم	۱۰/۴/۸۴	-	-

پروگرام دورہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب تیماپوری مبلغ سلسلہ مقیم جمشید پور (بہار)

نام مجلس	رسیدگی	قیام	روانگی	نام مجلس	رسیدگی	قیام	روانگی
جمشید پور	۲۰/۳/۸۴	۲	۲۲	کانپور	۲/۴/۸۴	۱	۳/۴/۸۴
موسیٰ بنی	۲۲	۳	۲۵	شاہجہانپور	۳	۱	۴
بھاگلپور	۲۶	۱	۲۷	امروہہ	۴	۱	۵
خانپور ملکی	۲۷	۲	۲۹	سانڈھن	۶	۱	۷
مونگھیر	۲۹	۱	۳۰	صالح نگر	۷	۱	۸
بنارس	۳۱	۱	۱/۴/۸۴	جمشید پور	۱۰/۴/۸۴	-	-
لکھنؤ	۱/۴/۸۴	۱	۲	✣ ✣ ✣	✣	✣	✣

اعلانِ نکاح

عزیز عبد المتین صاحب پسر مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر تعلیم و جائیداد صدر انجمن احمدیہ قادیان کا رشتہ عزیزہ منصورہ سعید صاحبہ دختر محترم ملک سعید احمد صاحب مرحوم (ایس ڈی او) کے ساتھ آٹھ ہزار روپے حق مہر پر طے پایا ہے۔ محترم مولوی نور الحق صاحب تنویر سابق مبلغ امریکہ و فجی نے مورخہ ۲۴ فروری ۱۹۸۴ء کو مسجد دار العلوم وسطی ربوہ میں خطبہ مسنونہ کے بعد نکاح کا اعلان کیا۔

احبابِ جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: بشیر احمد دہلوی۔ ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

FOR BEAUTIFUL AND DURABLE RINGS OF

الیس اللہ بکاف عبدہ

MADE OF PURE GOLD AND SILVER AND ALL TIPES OF ORNAMENTS, IN LATEST DESIGNES.

PLEASE CONTACT:-

KASHMIR JEWELLERS.

OPPOSITE MASJID AQSA, QADIAN-143516.

اِرشادِ نبوی صلعم

"اَلْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی" (صحیح بخاری)

(ترجمہ)

اُوپر (صدقہ دینے والے) کا ہاتھ نیچے (صدقہ لینے والے) کے ہاتھ سے بہتر ہے۔

محتاجِ دُعا:- یکے از اراکین جماعتِ احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم: "جو شخص امانتدار نہیں ہے اُس کا ایمان کامل نہیں" (مشکوٰۃ)

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام: "دیانت کے متعلق ایک شخص راستباز نہیں ٹھہر سکتا جب تک ... غیر کے مال ... میں ... سچی نفرت اور کراہت اس کے دل میں پیدا نہ ہو" (اسلامی اصول کی فلاسفی ص۳)

پیشکش:- محمد امان اختر نیاز سلطان پارٹنرز:-

۳۲ - سیکنڈ مین روڈ
سی آئی ٹی کالونی
مدراس - ۶۰۰۰۰۴

مسلین موٹرس

فون نمبر:- ۴۹۰۷۸

کوہِ نور میچ انڈسٹریز اسپیشل لیٹی

بھارت میں اعلیٰ قسم کی دیا سلائی بنانے والے دو مشہور ٹریڈ مارک

"NO. 2 DELUX QUALITY" - اور - "AMBER"

پتہ:- نمبر ۶۵۷-۰-۰-۱۸ عیدی بازار - حیدرآباد - ۲۳

"دین کی خدمت اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے علوم جدیدہ حاصل کرو اور بڑی جدوجہد سے حاصل کرو۔"

AHMAD & CO.

268, ARCOT ROAD, MADRAS-24. PHONE NO. 420381.

STOCKIST OF :-
- SHALIMAR PAINTS
- ASIAN PAINTS
- GARWARE PAINTS

AND
- SUPER SNOWCEM

DEALERS IN :-
- HARDWARE PIPES FITTING

AND
- SANITARY WARES

ECT.

"ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے" (کشتی نوح)

پیشکش:-

ROYAL AGENCY

C.B. CANNANORE - 670001
H.O. PAYANGADI - 670303 (KERALA)

PHONE : PAYANGADI :- 12. CANNANORE :- 4498.

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

اجمل الیکٹرانکس
کورٹ روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

گُڈلک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

امپائر ریڈیو - ٹی وی - اُوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس۔

قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔ (ملفوظات جلد ہشتم ص۱۳۱)

فون نمبر ۴۲۹۱۲ ٹیلیگرام: سٹار بون

سٹار بون مل اینڈ فرٹیلائزر کمپنی

سپلائرز:- کرشڈ بون - بون میل - بون سینیوس - ہارن ہوفس وغیرہ

(پتہ)

نمبر ۲/۴/۲۴۰ عقب چکڑ پلی ریلوے اسٹیشن حیدرآباد ۲۰ (آندھرا پردیش)

حیدرآباد میں فون نمبر:- ۴۲۳۰۱

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابلِ بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد اسپرنگ ورکشاپ (اٹاپور)

۲۸۷-۱-۱۶ سعید آباد - حیدرآباد (آندھرا پردیش)

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکرِ الٰہی سے معمور کرو!"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

AIR ®

CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں:- آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل، نیتر ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!

"اَفضَلُ الذِّکرِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ"

(حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475
RESI. 273903 } CALCUTTA - 700073.

"اَلخَیرُ کُلُّہٗ فِی القُرآنِ"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA PHONE No. 23-9302

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

"مومن کو چاہیئے کہ وہ اپنے وجود سے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں دلاور ثابت کرے"

(ملفوظات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

کوئیک بیٹری سروس

نزد عابد سرکل۔ نظام شاہی روڈ۔ حیدر آباد - ۵۰۰۰۰۱

"میں وہی ہوں جو وقت پر اصلاحِ خلق کیلئے بھیجا گیا"

("فتح اسلام" صفحہ ۶ تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی یونین مل

نمبر ۵-۲-۱۸
فیلک نما
حیدر آباد - ۵۰۰۲۵۳

"محبت سب کیلئے
نفرت کسی سے نہیں"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش :- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ تپسیا روڈ۔ کلکتہ ۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS,

2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 700039.

"AUTOCENTRE" -: تار کا پتہ
23-5222
23-1652 } -: ٹیلیفون نمبر

آٹو ٹریڈرز

۱۶ - مینگو لین۔ کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار !!

HM براے :- ایمبسڈر ● بیڈفورڈ ● ٹریکر HM

SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر !!

ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں !

AUTO TRADERS,

16 - MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001.

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹروں کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے "آٹو ونگس" کی خدمات حاصل فرمایئے

آٹو ونگس

AUTOWINGS,

32, SECOND MAIN ROAD.

C.I.T. COLONY

MADRAS - 600004.

PHONE No. 76360.

رحیم کاٹیج انڈسٹریز

RAHIM COTTAGE INDUSTRIES

17-A, RASOOL BUILDING.

MOHAMEDAN CROSS LANE,

MADANPURA

P.B. BOX : 4583.

BOMBAY - 8.

پرفیکٹ ٹریول ایڈز

PERFECT TRAVEL AIDS

D/No. 2/54 (1)

MAHADEVPET,

MADIKERI - 571201

(KARNATAK)

ریگزین۔ فوم۔ چمڑے۔ جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ بہترین۔ دیدہ زیب اور پائیدار سوٹ کیس بریف کیس۔ سکول بیگ۔ ایئر بیگ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ مردانہ)۔ ہینڈ پرس۔ منی پرس۔ پاسپورٹ کور اور بیلٹ کے مینوفیکچررز اینڈ آرڈر سپلائرز !!

REGD No. P/GDP-3 | PHONE No: 33

THE WEEKLY BADR QADIAN-143516

15th MARCH 1984 | PRICE Rs 1/25

BANI®

موٹر گاڑیوں کے ربر پارٹس

ESTABLISHED 1956

AUTOMOTIVE RUBBER CO.

AUTOMOTIVE PARTS MANUFACTURERS

HEAD OFFICE : **BANI HOUSE** 56 TOPSIA ROAD (SOUTH)
CALCUTTA 700 046 PHONE : 43-5206 43-5137
CITY SHOWROOM 5 SOOTERKIN STREET CALCUTTA 700072 PHONE : 23-1574 CABLE: ***AUTOMOTIVE***

طالبانِ دُعا :۔ ظفر احمد بانی، مظہر احمد بانی، ناصر احمد بانی و محمود احمد بانی
پسران میاں محمد یوسف صاحب بانی مرحوم و مغفور

Only Tittle printed at: Rama Art Press, AMRITSAR